Regd No P-67

رجسٹرڈ نمبر پی ۶۷

اِنِّیْ مَعَکَ یَا مَسْرُوْرُ — اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ — وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ — نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ ہندوستان
چھ روپے
ششماہی
۵-۳ روپے
ممالک غیر
سالانہ ۷ روپے
فی پرچہ ۱۲ نئے پیسے

جلد ۱۱ | یکم نبوت ۱۳۴۱ھش ۲/جمادی الثانی ۱۳۸۲ھ یکم نومبر ۱۹۶۲ء | نمبر ۴۴

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۷/اکتوبر بوقت ½ ۸ بجے صبح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ آج کی رپورٹ مظہر ہے کہ کل صبح سے گیارہ بجے تک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو بے چینی کی تکلیف رہی اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

قادیان ۲۶/اکتوبر محترم امیر صاحب مقامی مولانا عبد الرحمان صاحب فاضل شاہجہانپور کے سفر سے ۱۱ بجے دوپہر بخیریت تشریف لے آئے۔

قادیان ۳۰/اکتوبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ ربہ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے حکومت چین کی جارحانہ کارروائی کی مذمت

(اور)

اور اپنی سرکار کی امداد کا فیصلہ

نہایت افسوس کی بات ہے کہ باوجود ہماری حکومت اور وزیر اعظم جناب نہرو کی منوا تر مصالحانہ کوششوں کے حکومت چین اپنے جارحانہ اقدام سے نہیں رکی اور اپنی ہمسائیگی اور شرافت کے تقاضوں کو پس پشت ڈالتے ہوئے نیفا اور لداخ کے محاذ پر کئی سرحدی مقامات پر جابرانہ قبضہ کر چکی ہے۔ اگرچہ ہماری حکومت کی یہی کوشش ہے کہ چین اپنی مستبدانہ اور ناقابل اعتراض اور خلاف اخلاق روش کو چھوڑ کر بارڈر کے تنازعہ کو جو سراسر اسی کا اپنا پیدا کیا ہوا ہے باہمی گفت و شنید سے طے کرے۔ لیکن افسوس ہے کہ حکومت چین اپنی ضد پر قائم ہے اور ایشیا کے امن کو برباد کرنے پر تلی ہوئی ہے۔

اس نازک موقعہ اور پر خطر حالات میں تمام ہندوستانیوں کا فرض ہے کہ وہ پورے اتحاد و یکجہتی سے اپنی حکومت کا ساتھ دیں۔ اور اس کے ہاتھوں کو مضبوط کریں۔ تا جابر دشمن کو منہ کی کھانی پڑے۔ احمدیہ جماعت چونکہ حکومت وقت کے ساتھ وفاداری اور تعاون کرنا اپنے مذہبی فرائض میں سے سمجھتی ہے اس لئے تمام ہندوستانی احمدیوں کو یہ ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ چین کی جارحانہ یلغار کو روکنے کے لئے اپنی حکومت کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں جو احباب مالی امداد کی استعداد رکھتے ہوں وہ مالی امداد دیں اور جنگی فنڈ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔ اور جو نوجوان فوجی بھرتی میں شامل ہو کر خدمات بجا لا سکیں وہ اس طریق سے تعاون کریں۔ ملک کے داخلی امن و اتحاد کے لئے بھی سب احباب افسران حکومت سے تعاون کریں۔ اور اس سلسلہ میں وقتاً فوقتاً جو احکام مرکزی یا صوبائی حکومتوں کی طرف سے جاری ہوں ان پر خود بھی عمل کریں اور دوسروں کو بھی تعاون کے لئے تحریص و ترغیب دلاتے رہیں۔

اس تعلق میں صدر انجمن احمدیہ قادیان نے جو فیصلہ حکومت کی امداد کرنے کے لئے زیر ریزولیشن نمبر ۶۸ مورخہ ۱-۱۰-۶۲ فرمایا ہے وہ احباب کی اطلاع اور تعمیل کیلئے ذیل میں شائع کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے پیارے ملک کو ہر طرح محفوظ رکھے اور اس کو دشمن کے جارحانہ اقدام سے بچائے۔ اور زیادہ سے زیادہ ترقیات عطا فرمائے۔

ریزولیشن نمبر ۶۸ مورخہ ۱-۱۰-۶۲ء صدر انجمن احمدیہ قادیان

”حکومت چین جو جارحانہ اقدام نیفا اور لداخ کے بارڈر پر ہمارے ملک کے خلاف باوجود ہماری حکومت کی انتہائی مصالحانہ پالیسی اور روش کے اختیار کر رہی ہے۔ صدر انجمن احمدیہ اس پر انتہائی رنج و افسوس کا اظہار کرتی ہے۔ چین کے اس جابرانہ اور ظالمانہ حملہ کے دفاع کے لئے جو کارروائی ہمارے وزیر اعظم پنڈت نہرو اور مرکزی حکومت کے دیگر اراکین عمل میں لا رہے ہیں انجمن ہذا اسکو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور اس بات کا یقین دلاتی ہے کہ ہماری جماعت احمدیہ کے جملہ اراکین اس سلسلہ میں ملک کے دفاع اور سالمیت کیلئے حکومت کے ساتھ پورا پورا تعاون اور نقد و دیگر امداد کیلئے ہر وقت تیار ہیں۔ (۲) اس ریزولیشن کی نقول جناب وزیر اعظم ہندوستان اور دیگر افسران حکومت نیز پریس کو بھجوائی جائیں۔“

کتاب ”چونویں مُقُل“ پر ایک اور تبصرہ

یہ کتاب ہندوؤں، سکھوں اور مسلمانوں میں اتحاد و محبت پیدا کرنے کی غرض سے لکھی گئی ہے
اسے زیادہ سے زیادہ تعداد میں لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچنا چاہیے

نظارت دعوت و تبلیغ قادیان کی طرف سے شائع کردہ کتاب ”چونویں مقل“ جس میں سکھ مسلم اتحاد پر سکھ تواریخ کی رو سے روشنی ڈالی گئی ہے ملک میں بے حد مقبول ہو رہی ہے۔ ذیل میں تازہ تبصرہ جو رسالہ خالصہ پارلیمنٹ گزٹ بابت ماہ ستمبر میں شائع ہوا ہے۔ اس کا اردو ترجمہ پیش ہے:-

یہ کتاب ہندوؤں، سکھوں اور مسلمانوں میں اتحاد اور محبت پیدا کرنے کی غرض سے لکھی گئی ہے...... اس کتاب کے (باقی صفحہ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے امرتسر پرنٹنگ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے متعلق میری دعائیہ تحریک

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

کچھ عرصہ ہوا کہ میں نے برکاتِ خلافت کے لمبا ہونے کے متعلق جماعت میں دعا کی تحریک کی تھی اور اس تحریک کے ضمن میں یہ بھی لکھا تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہاموں میں جتنی علامات بتائی گئی ہیں وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے سب کی سب پوری ہو گئی ہیں۔ اس لئے اب یہ دعا کسی علامت کے پورا ہونے کے لئے نہیں بلکہ برکاتِ خلافت کے لمبا ہونے کے لئے ہے۔ میرے اس نوٹ پر اُس غیر معمولی محبت کی وجہ سے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات والا صفات کے ساتھ مخلصین جماعت کے دلوں میں ہے کئی دوستوں کے دلوں میں مختلف قسم کے وہم پیدا ہونے شروع ہو گئے۔ اور جیسا کہ قدرتی بات ہے پھر ایک دفعہ رونما ہوگئی۔

عشق است و ہزار بد گمانی

دراصل دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ دعا دو غرض سے کی جاتی ہے۔ ایک غرض یہ ہوتی ہے کہ جو نیک مقصد کسی فرد یا جماعت کے سامنے ہے یا کسی پیشگوئی میں بتایا گیا ہے وہ اسے حاصل ہو جائے۔ اور پھر جب وہ مقصد حاصل ہو جاتا ہے تو اس کے بعد دعا کی غرض یہ ہوتی ہے کہ جو برکات اس مقصد کے حصول کے ساتھ وابستہ ہیں وہ جلدی ختم نہ ہو جائیں بلکہ ان کا زمانہ لمبے سے لمبا چلتا چلا جائے۔

پس اپنے گذشتہ مضمون میں میری تحریک کی غرض یہی مؤخر الذکر غرض تھی یعنی یہ کہ جب خدا کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے وجود میں تمام الہامی علامات پوری ہو چکی ہیں تو اب یہ دعا کرنی چاہیئے کہ حضور کی خلافت کے برکات کا زمانہ لمبے سے لمبا چلے تاکہ جماعت حضور کے فیوض سے زیادہ سے زیادہ متمتع ہوتی رہے۔

میرے نوٹ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی) کا ذکر صرف ایک علمی نکتہ کے اظہار کی غرض سے تھا اور وہ یہ کہ ایک نبی اور رسول دنیا میں ایک بیج بونے کے لئے آتا ہے اس لئے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے جب یہ بیج کامیابی کے ساتھ بویا جا چکتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ پھر اپنے نبی کو اپنے پاس واپس بلا لیتا ہے۔ مگر خلافت کا معاملہ جداگانہ ہے۔ کیونکہ خلفاء کوئی بیج بونے کے لئے نہیں آتے۔ بلکہ نبی کے بوئے ہوئے بیج کی آبیاری کرنے اور اس کی حفاظت کرنے اور اسے ترقی دینے اور آہستہ آہستہ ایک عظیم الشان درخت بنانے کی غرض سے آتے ہیں۔ اس لئے لازماً خلافت کا سلسلہ لمبا چلتا ہے۔ یہ وہی نکتہ ہے۔ جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ الوصیت میں قدرتِ ثانیہ کے لفظ میں اشارہ فرمایا ہے۔

پس جماعت کو گھبرانا نہیں چاہیئے بلکہ ایک طرف شکر گذاری اور دوسری طرف دعا اور گریہ و زاری میں لگے رہنا چاہیئے تاوقتیکہ احمدیت کا درخت جو اسلام ہی کے درخت کا دوسرا نام ہے اتنا ترقی کر جائے اور پھیل جائے اور اتنا مضبوط ہو جائے اور اتنی شاخیں پیدا کرے کہ دنیا کی قومیں اس کے سایہ کے نیچے آرام پائیں اور اسلام کے عالمگیر غلبہ کے نتیجہ میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کا بول بالا ہو اور خدا کا یہ وعدہ کامل آب و تاب کے ساتھ پورا ہو کہ۔ وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ۔

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۵ $\frac{10}{62}$

درخواست دعا:۔ میرے خانہ زاد بھائی مکرم سید حسام الدین صاحب سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ جمشید پور بہار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے تین لڑکوں کے بعد پہلی بچی (موسومہ ...) کو عطا فرمائی ہے الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ بچی کی والدہ ہسپتال میں داخل ہے۔ میری اہلیہ صاحبہ محترمہ بے حد کمزور ہیں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔ نیز اسی طرح میری ہمشیرہ والدہ صاحبہ ارشاد صاحبہ مونگھیر بھی نہایت کمزور میری کی حالت میں ہیں انکے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار سید محمد حسن ... جہاں بیگم اہلیہ عبد العظیم صاحب درویش قادیان

خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے اجتماعات کے نام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ریکارڈ کئے ہوئے روح پرور

(پیغامات)

مورخہ ۱۹ اکتوبر تا ۲۱ اکتوبر ربوہ میں مجلس خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماعات منعقد ہوئے دونوں اجتماعات کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ریکارڈ کئے ہوئے تازہ روح پرور پیغامات سنائے گئے۔ جن کا متن اخبار الفضل سے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے:۔

خدام الاحمدیہ کے نام پیغام

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدام الاحمدیہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

آپ کو یاد رکھنا چاہیئے کہ آپ اسلام اور احمدیت کے خدام ہیں۔ اس لئے آپ پر بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ آپ کو اپنے اخلاق وغیرہ ایسے بنانے چاہئیں کہ بجائے خادم بننے کے آپ دنیا کے مخدوم بن جائیں۔ دنیا حق کی متلاشی ہے۔ تبلیغ کرنے کی بہت ضرورت ہے۔ آپ کو چاہیئے کہ اسلام کی تبلیغ میں لگے رہیں تا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ساری دنیا میں پھیل جائے اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارا مقدس مرکز قادیان ہمیں جلد واپس دلا دے۔"

ممبرات لجنہ اماء اللہ کے نام پیغام

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ممبرات لجنہ اماء اللہ! اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

لجنہ کا اجتماع شروع ہے میں بیماری کی وجہ سے تقریر نہیں کر سکتا لیکن آپ تک یہ پیغام پہنچاتا ہوں۔ آپ کو یاد رکھنا چاہیئے کہ عورتوں کے بھی فرائض ہوتے ہیں۔ اگلی نسل ان کی تربیت سے ہی پیدا ہوتی ہے اس لئے کوشش کرو کہ اگلی نسل مضبوط ہو اور اسلام کو دنیا میں پھیلائے اس وقت عیسائیت کا غلبہ ہے مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بڑے نبی اور دونوں جہان کے نجات دہندہ ہیں۔ اس لئے اسلام کو پھیلانے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت کو دنیا میں قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے۔" (الفضل ۲۳ $\frac{10}{62}$)

شادی خانہ آبادی

عزیزم قریشی سعید احمد صاحب درویش قادیان کا نکاح ہمراہ نصیرہ بیگم صاحبہ دختر چوہدری بشیر احمد صاحب ساکن تلاکو ضلع انبالہ ماہ اپریل ۱۹۶۲ء کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے پڑھایا تھا۔ رخصتانہ کے حصول کیلئے ۱۹ اکتوبر ۱۹۶۲ء کو قادیان سے آٹھ احباب پر مشتمل برات تلاکو گئی۔ دولہا کا رخصتانہ عمل میں آیا ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۲ء کو قادیان بخیریت واپس آ گئی! الحمد للہ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس شادی خانہ آبادی کو بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

خاکسار محمود احمد عارف درویش قادیان

اپنے آپ کو سچا اور حقیقی مسلمان بنائے بغیر کبھی ہمیں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت حاصل نہیں ہو سکتی

ضروری ہے کہ ہم اسلامی تعلیم پر پورے طور پر کاربند ہونے کی کوشش کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک اہم خطاب

فرمودہ ۱۴ر جون سنہ ۱۹۴۸ء — بمقام کوئٹہ

حضور نے فرمایا

بعض احباب نے یہ خواہش ظاہر فرمائی ہے کہ میں اس موقع پر کچھ باتیں بیان کروں، گو انہوں نے بتایا نہیں کہ کیا باتیں ہوں۔ انہوں نے مجھ پر چھوڑ دیا ہے کہ جو باتیں میرے نزدیک مسلمانوں کے لئے مفید ہوں میں انہیں بیان کر دوں۔ میں سمجھتا ہوں

سب سے پہلی چیز

جو مسلمانوں کے لئے یہاں بھی اور دنیا کے ہر گوشہ اور ہر ملک میں نہایت ضروری ہے اور جس کے بغیر ہماری کوششیں اور دعوے اور ادّعا باطل ہو جاتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہمارا مذہب اس حقیقت کو پیش کرتا ہے کہ وہ ایک زندہ مذہب ہے، جو قیامت تک قائم رہے گا۔ دنیا کے باقی مذاہب بھی بے شک اپنے سچے ہونے کے مدعی ہیں لیکن اسلام اور قرآن ایک ایسے مذہب کو پیش کرتا ہے جس کی تائید میں ہمیشہ خدا تعالیٰ اپنے نشانات اور قدرتوں کا اظہار کیا کرتا ہے۔ یہ ایک زندہ مذہب کا پیرو ہونے کے مدعی ہیں۔ لیکن اسلام اور قرآن ایک ایسے مذہب کو پیش کرتا ہے جس کی تائید میں ہمیشہ خدا تعالیٰ اپنے نشانات اور قدرتوں کا اظہار کیا کرتا ہے۔ پس ایک زندہ مذہب کا پیرو ہونے کے لحاظ سے ہمارے اپنے اندر بھی زندگی ہونی چاہیئے آخر خدا تعالیٰ نے اپنی قدرتیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء اور پھر آپ کے تابعین کے ذریعہ سے دنیا کو دکھاتا رہا ہے یا نہیں۔ وہ ہمیشہ اپنی تائیدات ایسے رنگ میں دکھلاتا ہے کہ لوگوں کو حیرت ہوتی تھی کہ کیا کوئی ایسا سلسلہ بھی اس دنیا میں موجود ہے جس کی تائید کے سامان صرف مادی اسباب سے وابستہ نہیں بلکہ مادیات سے بالا ایک اور ہستی ان کی تائید کے لئے غیر معمولی سامان پیدا کر دیا کرتی ہے وہی سلسلہ اس زمانہ میں بھی جاری ہے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے واضح الفاظ میں فرماتا ہے کہ

ہمارا حزب ہمیشہ غالب رہے گا

حزب الٰہی کے غلبہ کے اگر یہی معنے ہوں کہ ان کے پاس توپیں زیادہ ہوں گی تو وہ جیت جائیں گے یا آدمی زیادہ ہوں گے تو وہ جیت جائیں گے تو یہ کوئی عجیب بات نہیں رہتی۔ ساری دنیا میں ایسا ہی ہوتا ہے کہ جس کے پاس سامان زیادہ ہوتے ہیں وہ جیت جاتا ہے۔ ایسی صورت میں حزب الٰہی میں شامل ہونے والوں کے لئے کوئی مابہ الامتیاز قائم نہیں رہتا۔ حقیقت یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ ہمارا حزب ہمیشہ غالب رہے گا تو اس کے معنے یہ ہیں کہ خواہ ان کے پاس ظاہری سامان کم ہوں گے تب بھی وہ ہماری تائید سے جیت جائیں گے۔ اور جب سامان کی کمی یا ذرائع کامیابی کے فقدان کے باوجود

اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے

کہ اس کا حزب دشمن پر غالب آئے گا تو یہ لازمی بات ہے کہ اس غلبہ کی ایسی ہی صورت ہوگی جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بدر اور احد کی جنگ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ملائکہ مسلمانوں کی تائید کے لئے نازل کئے۔ کفار کے دلوں میں رعب ڈال دیا اور مسلمانوں کے ہاتھ ایسے مضبوط کر دیئے کہ وہ زبردست طاقت اور زیادہ تعداد رکھنے والے دشمن پر غالب آ گئے۔ لیکن خدا تعالیٰ کی نشانات کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم بھی اس قابل ہوں کہ خدا تعالیٰ ہماری تائید میں اپنے نشانات ظاہر کرے۔ پس سب سے پہلی چیز جس کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہر مسلمان کے اندر پائی جانی چاہیئے یہ ہے کہ اگر ہم سچے مسلمان ہیں تو ہمیں اپنی نگاہ آج سے تیرہ سو سال پیچھے لے جانی چاہیئے اگر ہم اپنے گرد و پیش کو دیکھ کر اور یہ اندازہ لگا کر کہ دنیا کی باقی قومیں کس طرح ترقی کر رہی ہیں خود بھی انہی کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں اور اس امر کو نظر انداز کر دیں کہ

اللہ تعالیٰ کے احکام کیا ہیں

یا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کیا ہدایات دی ہیں تو یقیناً ہمیں اپنے مقصد میں کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی کیونکہ خدا تعالیٰ نے مسلمانوں سے وہ وعدے کئے ہیں جو دوسری قوموں سے اس نے نہیں کئے اور جب مسلمانوں سے اللہ تعالیٰ کے ایسے وعدے ہیں جو دوسری قوموں سے نہیں لازماً اسے حالات پیدا کرنے پڑیں گے جن میں دوسری قومیں ہم سے مشترک نہ رہیں۔ اور اس کی یہی صورت ہے کہ ہمارے آقا اور سردار حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو تعلیم لائے تھے۔ اس پر ہم عمل کرنے کی کوشش کریں۔ جس رنگ میں وہ ہمیں رنگین کرنا چاہتے تھے اس رنگ میں ہم رنگین ہو جائیں۔ اور جو باتیں اسلام کے خلاف ہیں ان سے بچنے کی کوشش کریں۔ اگر ہم ایسا نہیں کرتے اور اگر ہم محض دنیوی تدابیر سے کام لے کر یا اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ محنتی۔ زیادہ سے زیادہ ہنرمند اور زیادہ سے زیادہ ہوشیار بنا کر اپنے آپ کو

مغرب کا اچھا شاگرد

بنانے کی کوشش کرتے ہیں تو ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن کریم کا یہ وعدہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ مغرب کے اچھے شاگردوں کی مدد کرے گا۔ قرآن کریم تو یہ کہتا ہے کہ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اگر تم چاہتے ہو کہ خدا تعالیٰ تم سے محبت کرے تو تم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کرو جب چلو گے تو یحببکم اللہ خدا بھی تم سے محبت کرنے لگے گا۔ پس الٰہی تائید اور نصرت اسی صورت میں آ سکتی ہے جب مسلمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کریں۔ کئی سالوں کی بات ہے

میں ڈلہوزی میں تھا

کہ وہاں ایک مسلمان رئیس نے ایک پارٹی دی یہ پارٹی ایک جرنیل کے اعزاز میں دی گئی تھی جن کا نام برسی پک تھا۔ اس مسلمان رئیس نے مجھے بھی شمولیت کی دعوت دی اور اصرار کیا کہ میں اس میں ضرور شامل ہوں۔ میں نے کہا ایسی پارٹیوں میں شامل ہونا میرے لئے مشکل ہوتا ہے کیونکہ پارٹیوں میں عورتیں بھی آتی ہیں اور وہ بعض دفعہ مصافحہ کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ اور اسلام نے چونکہ عورتوں سے مصافحہ کرنا ناجائز قرار دیا ہے اس لئے جب مصافحہ سے انکار کیا جائے تو وہ برا مناتی ہیں اور سمجھتی ہیں کہ ان کی ہتک کی گئی ہے ایسی صورت میں یہی بہتر ہوتا ہے کہ انسان پارٹی میں شامل ہی نہ ہو تاکہ وہ دوسرے کے لئے ٹھوکر کا موجب نہ بنے۔ مگر انہوں نے بار بار اصرار کیا۔ آخر میں نے کہا میں آ جاؤں گا کہ مجھے وہاں ایک کونے میں بٹھا دیا جائے۔ یہ اتفاق کی بات ہے برسی پک نے میرا ذکر سنا ہوا تھا جب انہیں معلوم ہوا کہ میں بھی اس پارٹی میں آیا ہوا ہوں تو وہ اپنی بیوی سمیت اس کونے میں آ پہنچے جہاں میں بیٹھا ہوا تھا اور انہوں نے آگے بڑھ کر مجھ سے مصافحہ کیا۔ اس کے بعد ان کی بیوی نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا مگر میں نے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا۔ میرا ہاتھ پیچھے ہٹانا تھا کہ اس کا رنگ فق ہو گیا اور اس نے سمجھا کہ ساری مجلس میں مجھے ذلیل کر دیا گیا ہے۔ تیرے کو بھی

اپنی ہتک محسوس ہوئی

اور اس نے کہا میرا خیال تھا کہ آپ کی جماعت بڑی ایڈوانسڈ ہے۔
Advanced ہے میں نے کہا یہ آپ کی غلطی ہے۔ ہماری جماعت تو تیرہ سو سال پیچھے جانے کی کوشش

کرتی ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ ہم اس مقصد میں کتنا کامیاب ہوتے ہیں مگر بہرحال ہم آگے نہیں جاتے بلکہ ہماری کوشش یہی ہوتی ہے کہ ہم آج سے تیرہ سو سال پیچھے کی طرف جائیں۔ وہ آدمی شریف تھا میری بات کو سمجھ گیا۔ مگر میں نے دیکھا کہ اس کی بیوی نے اس میں اپنی ذلت محسوس کی۔ یوں معلوم ہوتا تھا وہ بے ہوش ہو جائے گی۔ آخر میں نے اس کی دلجوئی کے لئے اپنی بیوی سے اسے چٹھی لکھوائی۔ اور اسے دعوت پر بلایا۔ اس کے خاوند کو بھی بلوایا گیا۔ اور ان سے باتیں ہوتی رہیں۔ اور آخر وہ دونوں خوش ہو گئے۔ مگر بہرحال میں کا طبائع پر اثر ضرور پڑتا ہے

اس میں کوئی شبہ نہیں

کہ اس کے نتیجہ میں وہ ہمیں بُرا سمجھتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ یہ کیسے بدتہذیب لوگ ہیں۔ عورتوں کی بے عزتی کرتے ہیں۔ حالانکہ سوال عورتوں کی بے عزتی کا نہیں بلکہ سوال اسلام پر عمل کرنے کا ہے۔ ہم اپنی طرف سے پوری کوشش کرتے ہیں کہ ان کی ہتک نہ ہو۔ ہم ان کے احترام کا خیال رکھتے ہیں۔ ہم ان کی جائز رنگ میں عزت کرتے ہیں۔ مگر ہم یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ اسلام کے کسی حکم کی بے قدری ہو۔ سر جارج کننگھم کے ہمارے خاندانی دوست ہیں۔ ان کے علاوہ ہمارے دادا کے ساتھ تعلقات تھے۔ شملہ میں وہ کئی دفعہ مجھے ملے۔ ایک دفعہ ہمارے افغانستان کے سفیر نے ایک دعوت کی اور اس میں مجھے بھی بلایا۔ نواب صاحب بھوپال اور میں اکٹھے ایک طرف بیٹھے تھے

اتفاق کی بات ہے

سر جارج کننگھم دوسری طرف تھے۔ اور سر ہیری ہیگ اس طرف بیٹھے تھے جس طرف میں تھا۔ جب دعوت ختم ہوئی تو میں جلدی سے باہر نکلا۔ کیونکہ میں جانتا تھا کہ انگریز افسروں کی بیویاں ان کے ساتھ ہیں ایسا نہ ہو کہ وہ مجھ سے مصافحہ کرنے کی کوشش کریں۔ میرے سیکرٹری جو میرے ساتھ تھے ان سے یہ غلطی ہوئی کہ آپ نے آگے بڑھ کر کننگھم صاحب کے پاس سبز ڈیکلریشن دیکھا کہ وہ بھی اس دعوت میں شریک تھے اور اب جا رہے ہیں کننگھم صاحب اپنی بیوی کو ساتھ لئے میرے پاس آ گئے۔ مصیبت یہ تھی کہ سارے گورنمنٹ آفیسرز ان کے ساتھ تھے انہوں نے خود تو مصافحہ کر لیا۔ مگر جب ان کی بیوی نے مصافحہ کرنے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ تو میں نے معذرت کر دی اور کہا کہ میں مصافحہ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ میرے مذہب نے عورت کے ساتھ مصافحہ کرنا جائز قرار نہیں دیا۔ وہ آدمی بہت شریف تھے معذرت کرنے لگے کہ غلطی ہو گئی ہے۔ دوسرے دن انہوں نے خاص طور پر ایک آدمی میری طرف بھجوایا۔ اور کہا کہ آج ساری رات میں نہیں سویا کیونکہ میری بیوی مجھے بار بار کہتی تھی کہ

میری سخت ہتک کی گئی ہے

گورنمنٹ آف انڈیا کے تمام بڑے بڑے افسر موجود تھے۔ اور ان کے سامنے مجھے ذلیل کیا گیا ہے۔ دوسری طرف مجھے بار بار خیال آتا تھا کہ آپ کیا کہیں گے کہ ہم سے پرانے پرانے تعلقات رکھتے ہیں مگر ابھی تک اسے ہمارا یہ مسئلہ بھی معلوم نہیں کہ ہم عورتوں سے مصافحہ کرنا جائز نہیں سمجھتے۔ غرض انہی خیالات میں ساری رات گذر گئی۔ کہ ادھر میری بیوی اپنی ہتک محسوس کر رہی ہے۔ اور ادھر آپ ہمارا سے ہوں گے۔

پس اس میں کوئی شبہ نہیں کہ

اسلام کی بعض تعلیمیں

ایسی ہیں جو موجودہ زمانہ کے لوگوں کو پسند نہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اگر کسی سچے مومن کے سامنے یہ دونوں پہلو رکھے جائیں تو وہ ان میں سے کس کو ترجیح دے گا ایک طرف لوگوں کے خوش یا ناخوش ہونے کا سوال ہے۔ لازماً اگر وہ سچے مسلمان ہیں تو خواہ لوگ برا منائیں یا خوش ہوں خواہ وہ ہمیں اپنے نقطۂ نگاہ سے بدتہذیب قرار دیں۔ ہمارا فرض ہوگا کہ ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم پر عمل کریں۔ اور اس امر کی پرواہ نہ کریں کہ لوگ ہمیں کیا کہتے ہیں۔ اور

میرا تجربہ یہ ہے

کہ اگر لوگوں کو بتا دیا جائے کہ یہ اسلام کا ایک حکم ہے جس پر عمل کرنے کے لئے مجبور ہیں۔ تو سوائے ان کے جن کے دلوں میں تعصب بھرا ہوا ہوتا ہے عموماً بڑے طبقہ کے لوگ برا نہیں مناتے بلکہ وہ اسے پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

انگلستان کے سفر میں بھی میں نے دیکھا ہے کہ جب بڑے طبقہ کے لوگوں کو اس بات کا علم ہو جاتا تھا کہ ہم عورتوں کی ہتک کے خیال سے نہیں بلکہ اسلامی حکم پر عمل کرنے کے لئے ان سے مصافحہ نہیں کرتے۔ وہ قطعاً برا نہیں مناتے تھے بلکہ ہمارے اس فعل کی تعریف کرتے تھے۔ گو ایسا بھی ہوتا کہ بعض لوگ برا بھی مناتے تھے۔ سر تھامس آرنلڈ جو مشرقی علوم کے بڑے ماہر ہیں ملاسفی کے پروفیسر رہے ہیں۔ اور جو ہم مسلمان تھے انہوں نے تو اتنی مخالفت کی جس کی حد ہی نہیں۔ وہ لڑکوں کو کہتے کہ یہ بالکل جھوٹ ہے کہ اسلام نے عورتوں سے مصافحہ کرنا ناجائز قرار دیا ہے۔ میں جب کسی مجلس میں جاتا اور وہ اس میں موجود ہوتے تو اٹھ کر چلے جاتے۔ اور کہتے کہ یہ عورتوں کی ہتک کرتے ہیں۔ ایک دفعہ

کچھ طالب علم آئے

اور انہوں نے کہا اس بات کا ثبوت کیا ہے کہ اسلام میں عورتوں سے مصافحہ کرنا ناجائز ہے۔ میں نے کہا کتابیں تو ہم اپنے ساتھ نہیں لائے۔ مگر یہاں لائبریری موجود ہے۔ اور اس میں ایسے حوالے دیکھے جا سکتے ہیں چنانچہ بخاری سنگوائی اور اس میں سے حوالہ نکال کر بتایا۔ کہ یہ حدیث ہے جس میں وضاحت ذکر آتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی عورت سے مصافحہ نہیں کیا۔ مگر اس کے باوجود ان کی مخالفت قائم رہی۔ حالانکہ اس وقت میرے ساتھ جو سیکرٹری تھے۔ اور جو مولانا محمد علی اور مولانا شوکت علی کے بڑے بھائی تھے ان کے ساتھ ان کے گہرے تعلقات تھے ان کی بیوی نے انہیں بیٹوں کی طرح پالا ہوا تھا۔ اور چونکہ وہ انہیں بچوں کی طرح سمجھتی تھی۔ اس لئے جب یہ گئے تو وہ ان کے ساتھ چمٹ گئی اور کہنے لگی تم تو میرے بچے ہو مگر باوجود اس کے کہ پہلے سیکرٹری میرے پاس تھے جن کے ان کے ساتھ گہرے تعلقات تھے پھر بھی جب میں کسی مجلس میں جاتا تو وہ اٹھ کر الگ جا بیٹھتے۔

غرض ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اسلامی تعلیم اور اسلامی قانون اپنے نفس پر جاری کرنے کی کوشش کریں۔ اس کے بغیر ہمیں کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی

حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں میں ایک بہت بڑا طبقہ ایسا ہے جو نماز نہیں پڑھتا۔ اس لئے نہیں کہ وہ نماز کا قائل نہیں۔ بلکہ اس لئے کہ وہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے۔ اگر ہم نماز نہیں پڑھیں گے تو وہ ہمیں بخش دے گا۔ آخر اس نے گنہگاروں کو ہی بخشنا ہے۔ اگر گناہ کرنے والے نہ ہوئے تو وہ بخشے گا کن کو؟ یہ جواب غلط ہے یا صحیح اس کے متعلق بحث نہیں بہرحال یہ ایک جواب ہے جو انہوں نے سوچا ہوا ہے۔ لیکن

ایک طبقہ ایسا بھی ہے

جو سمجھتا ہے کہ یہ احکام پرانے زمانہ میں محض عربوں کی اصلاح کے لئے دیئے گئے تھے۔ عرب لوگ بالکل وحشی تھے اور وہ سخت غلیظ رہتے تھے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دے دیا کہ تم کپڑوں اور بدن کو صاف رکھا کرو اسی طرح ان میں کوئی تنظیم نہیں تھی وہ بالکل پراگندہ حالت میں تھے۔ اسلام نے ان کو حکم دے دیا کہ وہ پانچ وقت مسجد میں اکٹھے ہو جایا کریں۔ اس طرح گو بظاہر نماز کا حکم دیا گیا مگر دراصل یہ غرض تھی کہ وہ خدا تعالیٰ کے ڈر کے مارے جب مسجد میں آئیں گے اور انہیں قوم اور ملک کے حالات بتائے جائیں گے تو ان میں سیاسی بیداری پیدا ہو جائے گی اور وہ دنیا پر غالب آنے کی کوشش کریں گے

مجھے یاد ہے

میں نے ایک دفعہ ایک اخبار میں ایک دفعہ اس کے متعلق ایک مضمون پڑھا۔ ایک صاحب جو مسلمانوں کے مبلغ کہے جاتے تھے اور جاپان اور امریکہ میں تبلیغ کر کے آئے تھے انہوں نے واپس آنے پر نیلا گنبد میں ایک لیکچر دیا جو اخبار میں شائع ہوا۔ اور میں نے بھی پڑھا۔ اس لیکچر میں انہوں نے بیان کیا کہ یہ جو کہا جاتا ہے کہ نماز پڑھنی ضروری چیز ہے اور پانچ وقت مسجد میں باجماعت ادا ہونی چاہیے یہ درست نہیں ایسا کہنے والے حقیقت پر کبھی غور نہیں کرتے۔ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ

اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے

پرانے زمانے کے لحاظ سے اس کے احکام اور رنگ رکھتے تھے اور اس زمانہ کے لحاظ سے اور رنگ رکھتے تھے اور اس زمانہ کے لحاظ سے اور رنگ رکھتے ہیں۔ بے شک احکام وہی رہیں گے۔ مگر حالات کے لحاظ سے ان کی ہیئت بدلتی چلی جائے گی۔ عرب لوگ جاہل تھے وہ ننگے رہتے تھے۔ کپڑے ان کے پاس بہت کم ہوا کرتے تھے اس لئے ان کو سجدہ اور رکوع کا حکم دیدیا گیا۔ مگر اب وہ زمانہ ہے کہ اگر سجدہ کیا جائے یا رکوع کے لئے جھکا جائے تو پتلونوں کی کریزیں بالکل خراب ہو جائیں۔ اس زمانہ میں اگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہوتے تو وہ یقیناً اس حکم میں ترمیم کرتے اور یقیناً وہ یہی کہتے کہ بنچ پر بیٹھے بیٹھے اگر سر جھکا لیا جائے تو اتنا ہی کافی ہے۔ رکوع اور سجدہ کی کوئی ضرورت نہیں۔ اسی طرح روزہ ہے۔ یہ روزہ ان لوگوں کے لئے ہے جو بہت کھاتے ہیں۔ عرب لوگ وحشی تھے اور وہ اپنے معدہ کا خیال نہیں رکھتے تھے اس لئے اسلام نے انہیں روزوں کا حکم دے دیا مگر اب

تہذیب کا دور دورہ ہے

اب لوگ اپنے پیٹ کا خاص طور پر خیال

رکھتے ہیں۔ اب اگر صبح شام صرف ناشتہ کر لیا جائے اور کیک بسکٹ کھاتے جائیں۔ لیکن دن بھر کچھ نہ کھایا جائے تو روزہ کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ مگر ن مسلمانوں میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو ان عبادات کے متعلق دل سے یہ کہتے ہیں کہ یہ آؤٹ آف ڈیٹ ہیں۔ موجودہ زمانہ میں ان کی ضرورت نہیں۔ ایسا آدمی جو دل سے اسلامی احکام کی قدر و منزلت کا قائل نہیں اگر اس کے لئے یہ قانون بنادیا جائے کہ نماز پڑھو تو وہ بے شک لوگوں کے دکھاوے کے لئے نماز پڑھ لے گا مگر دل میں یہی کہتا جا رہا ہوگا کہ خدا ان لوگوں کا بیڑا غرق کرے جو اس قسم کا قانون بنانے والے ہیں۔ آپ لوگ الحمدللہ کہہ رہے ہوں گے اور وہ اپنے آپ پر بھی اور اس قسم کا قانون بنانے والے پر بھی لعنتیں ڈال رہا ہوگا۔ پس بیشک ظاہر میں وہ نماز پڑھ لے گا لیکن اس کی نماز حقیقتاً نہیں ہوگی۔ کیونکہ اصل نماز دل کی نماز ہے۔ جہاں میں اس شخص کا مخالف ہوں جو کہتا ہے کہ نماز تو دل کی ہی نماز ہے ظاہری حرکات کی کیا ضرورت ہے۔ وہاں میں اس شخص کا بھی مخالف ہوں جو صرف ظاہر میں نماز پڑھ لینا کافی سمجھتا ہے۔ دل کے اخلاص اور دل کے سوز اور دل کی محبت کا وہ قائل نہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ

نماز ظاہر کی بھی ہے اور دل کی بھی اور دونوں چیزوں کا مجموعہ انسان کے لئے برکت کا موجب ہوتا ہے۔ اگر ہم دل میں خدا خدا کرتے ہیں مگر ظاہر میں نماز نہیں پڑھتے تو ہمارا دل سے خدا خدا کرنا محض دھوکہ اور فریب ہوگا۔ کیونکہ محبوب کی بات مانا کرتے ہیں یا اس کی بات کا انکار کیا کرتے ہیں۔

عجیب بات یہ ہے

کہ ایک طرف تو ہم خدا تعالیٰ سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہیں اور دوسری طرف ہم اپنی محبت کا کوئی ثبوت پیش کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ اس نے کہا ہے سجدہ کرو مگر ہم سجدہ کرنے کے لئے تیار ہی نہیں ہوتے یا ظاہر میں تو نماز پڑھی جاتی ہے مگر دل خدا کی طرف متوجہ ہو تو یہ بھی کوئی نماز نہیں ہوگی۔ بلکہ محض ایک ورزش کہلائے گی جیسے ورزش سے سپاہی کا جسم مضبوط ہوتا ہے۔ اسی طرح نماز سے اس کا جسم تو مضبوط ہوگا مگر اس کے دل میں نور ایمان پیدا نہیں ہوگا۔ ہمارا ایک بار ستمبر میں سندھ گیا تو وہاں ایک ہندو

مجھ سے ملنے کے لئے آیا وہ وہاں سے کچھ نہیں تھا کیونکہ اس کے مسلمانوں سے تعلقات تھے۔ میں نے اس سے کہا کہ تمہارے مسلمانوں سے دیر سے تعلقات چلے آرہے ہیں۔ کبھی تم نے ان کے دین پر بھی غور کیا؟ وہ کہنے لگا سب مذاہب اچھی باتیں کہتے ہیں۔

ہمارا مذہب بھی اچھا ہے

اور آپ کا مذہب بھی اچھا ہے۔ میں نے کہا اگر سب میں ایک جیسی اچھی باتیں ہیں تو پھر تم مسلمانوں کے ساتھ مل کیوں نہیں جاتے۔ آخر کوئی نہ کوئی فرق ہے جس کی وجہ سے تم ہندو ہو اور ہم مسلمان ہیں اگر ان دونوں مذاہب میں ایک جیسی باتیں پائی جاتی ہیں تو یا تو تم مسلمان بن جاتے یا ہم ہندو بن جاتے بہرحال کوئی نہ کوئی فرق ضرور تسلیم کرنا پڑے گا جس کی وجہ سے ہم کہتے ہیں کہ مذہب اپنا علیحدہ وجود قائم رکھتا چلا جاتا ہے۔ پھر میں نے اس سے کہا کہ کبھی تم نے نماز اور دیگر عبادات کا اپنے مذہب کی عبادات سے مقابلہ کیا اور یہ دیکھا کہ ان میں سے کونسی عبادت زیادہ بہتر ہے اس پر وہ کہنے لگا کہ کعبہ اور دیرہ تو دونوں دل ہیں۔ پس کسی ظاہری نماز کی کیا ضرورت ہے میں نے اس سے پوچھا کہ فرمائیے آپ شادی شدہ ہیں۔ اس نے کہا ہاں۔ میں نے کہا بچے بھی ہیں اس نے جواب دیا کہ بچے بھی ہیں۔ میں نے کہا تم نے کبھی بیوی بچوں کو پیار بھی کیا ہے۔ اس نے کہا کیوں نہیں کیا۔ میں نے کہا اصل پیار تو دل کا ہوتا ہے پھر آپ ظاہر میں پیار کیوں کرتے ہیں۔ اسی سے کہ آپ سمجھتے ہیں کہ اس پیار کی کوئی ظاہری علامت بھی ہونی چاہیئے۔ اگر بیوی سے پیار کرنے کے لئے آپ دل کا پیار کافی نہیں سمجھتے بچوں سے پیار کرنے کیلئے صرف دل کا پیار کافی نہیں سمجھتے بلکہ انہیں بوسہ بھی دیتے ہیں۔ تو خدا کے پیار کے معاملہ میں یہ آپ کیوں کہتے ہیں ... کہ کعبہ اور دیرہ تو دونوں دل میں ہیں کسی ظاہری بات کی ضرورت نہیں حقیقت یہ ہے کہ ظاہر اور باطن دونوں چیزیں ضروری ہیں دونوں مل کر انسان کو کامل بناتی ہیں۔ اگر یہ دونوں چیزیں ملائی نہ جائیں تو کوئی نتیجہ پیدا نہیں ہو سکتا اگر اچھی سے اچھی چیز آپ لوگ ایسے برتن میں لیں گے جو غلیظ ہوگا تو وہ چیز بھی غلیظ ہو جائے گی اور اگر بغیر برتن کے اس چیز کو لیں گے تو وہ صرف گر جائے گی گویا برتن کی بھی ضرورت ہے مگر وہ برتن اچھا ہو اسی طرح نماز روزہ اور حج اور زکوٰۃ اور دوسری عباداتوں کا حال ہے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ادھر یہ فرمایا ہے کہ

قربانی کرو مگر ادھر یہ بھی فرمادیا ہے کہ تم یہ مت سمجھو کہ قربانی کا گوشت اور خون خدا کو پہنچتا ہے۔ خدا کو صرف کو ل تقویٰ ہی پہنچتا ہے مگر باوجود اس کے کہ قربانی کا گوشت اور خون خدا تعالیٰ تک نہیں پہنچتا خدا تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ قربانی نہ کرو بلکہ کہا ہے کہ قربانی تو کرو مگر یہ سمجھتے ہوئے کرو کہ ہم خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت اپنے محبوب کی بات پوری کرنے کے لئے اور ان مقاصد کی تکمیل کے لئے جو خدا تعالیٰ نے مقرر فرمائے ہیں۔ قربانی کر رہے ہیں مثلاً وہ غریب آدمی جو فاقے کرتا ہے یا وہ غریب آدمی جو ہمیشہ دال روٹی کھاتا ہے اس ذریعہ سے اسے بھی گوشت مل جاتا ہے گویا دل بھی صاف ہوتا ہے ہمسایوں اور غرباء کے لئے محبت کے جذبات بھی پیدا ہوتے ہیں اور خدا تعالیٰ کا حکم بھی پورا ہو جاتا ہے پس ہمارے لئے سب سے زیادہ ضروری امر یہ ہے کہ ہم اپنے ؎

کتاب "چوتویں پھل" پر ایک اور تبصرہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

فاضل مصنف نے جس کے دل میں سکھ مسلم ایکتا کی سچی لگن ہے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ گورو تیغ بہادر کو شہید کرنے کا الزام اورنگ زیب پر عائد نہیں کیا جا سکتا۔ پرانی سکھ کتب کے حوالہ جات پیش کرکے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ اورنگ زیب بادشاہ کے دل میں گورو تیغ بہادر کا نہایت احترام تھا ...... مسلمانوں کے خلاف سکھوں کی ناراضگی کی ایک وجہ یہی ہے اور اسی وجہ سے ناواقف اور بے پڑھے لکھے سکھ اب تک جوش میں آکر مسلمانوں کو "ترک" اور اسی قسم کے نازیبا الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔ مسلمانوں کے خلاف بے وجہ پراپیگنڈا ہمیشہ نفرت کا پرچار کرتے ہیں۔ کئی قسم کی سچی اور جھوٹی کہانیاں سنا کر جلتی پر تیل ڈالنے کا کام کرتے ہیں۔

ضرورت ہے اس نفرت کو دور کیا جائے۔ اگر چند منٹ کے لئے بالفرض یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ گورو ارجن جی اور گورو تیغ بہادر جی کو ظالم مغل بادشاہوں نے شہید کیا تھا۔ تو اس سے یہ معنے نہیں ہو سکتے کہ تمام مسلمان ظالم ہیں ....

ہم سب کو بنی نوع انسان سے پیار کرنا چاہیئے۔ سکھ مسلمان کی عداوت کو دور کئے بغیر ہم پورن سکھ نہیں بن سکتے۔ گورو گوبند سنگھ جی نے کہا ہے کہ "مانس کی جات سبھے ایکے پہچان بو" اور اس کے ساتھ ہی دشمیش گورو جی کا فرمان ہے "جن پریم کیو تن ہی پربھو پایو"۔

چوتویں پھل کتاب بنی نوع انسان میں محبت کے جذبات پیدا کرنے والی انمول (جس کی قیمت ادا نہ کی جا سکے) کتاب ہے۔ غلطیوں کو دور کرنے کے لئے اسے زیادہ سے زیادہ تعداد میں ناواقف لوگوں کے ہاتھوں میں دینا چاہیئے۔

یہ کتنی بے انصافی ہے کہ یونہی جھوٹی باتوں کو سن کر ہم صدیوں سے ایک دوسرے کے دشمن بنے ہوئے ہیں۔ اگر اب بھی ہمیں یقین ہو جائے کہ ہم تمام انسان ایک ہی نور سے پیدا ہوئے ہیں۔ ہمارا دیش ایک ہے۔ ہمارا نصب العین ایک ہے۔ فی الحقیقت ایک نئی روشنی پیدا ہو جائے۔ ہماری زندگی سرے سے بدل جائے ہم غیر سکھوں کو بھی اپنے بھائی سمجھنے لگ جائیں۔"

(ترجمہ از رسالہ خالصہ پارلیمنٹ گزٹ ستمبر ۱۹۶۲ء)

افسوسناک وفات

قادیان ۲۶ راکتوبر۔ افسوس آج رات گیارہ بجے مکرم مستری عبدالغفور صاحب درویش قادیان کا بچہ عزیز عبدالرشید ایک لمبی تکلیف دہ بیماری کے بعد وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عزیز کی عمر اس وقت ۱۴ سال تھی۔ تقسیم ملک کے باعث عزیز پاکستان میں اپنے والدین سے علیحدہ ہو کر ... کے پاس رہتا تھا۔ عرصہ تین سال سے عزیز کو ٹی بی کے موذی مرض کا حملہ ہوا۔ اور باوجود ہر چند علاج معالجہ کے جانبر نہ ہو سکا۔ اور آخر یہی مرض جان لیوا ثابت ہوئی۔ آج بعد نماز جمعہ مسجد مبارک احمدیہ میں حضرت امیر صاحب مقامی مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل نے درویشان کی ایک بڑی جمعیت کے ساتھ نماز جنازہ ادا کی۔ اور عزیز کو بہشتی مقبرہ کے قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مکرم مستری عبدالغفور صاحب درویش قادیان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ اور نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین۔ عزیز مرحوم بالسپورٹ پر قادیان آیا ہوا تھا۔

(ادارہ بدر)

یہ آپ کو سپاہی بنانے کی کوشش کریں۔

(الفضل ۲۵ ۱۰/۶۲)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کیلئے

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا پیغام

احمدی خواتین تربیتِ اولاد اور خدمتِ دین کا خاص نمونہ قائم کرنیکی کوشش کریں!

مورخہ ۲۰ اکتوبر کو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے پہلے اجلاس میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا ریکارڈ کیا ہوا جو پیغام سنایا گیا اس کا مکمل متن درج ذیل کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
وعلی عبدہ المسیح الموعود ○

خواتین کرام اور ہمشیرگان
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے خواہش ظاہر کی ہے کہ میں ان کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ٹیپ ریکارڈنگ مشین کے ذریعہ انہیں ایک مختصر سا پیغام دوں۔ سو سب سے پہلے تو میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کے اس مرکزی اجتماع کو کامیاب کرے اور اس کے بہترین نتائج پیدا ہوں۔

یہ امر بڑی خوشی کا موجب ہے کہ ہماری مستورات میں خدا تعالیٰ کے فضل سے غیر معمولی بیداری کے آثار پیدا ہو رہے ہیں۔ اور وہ اسلام اور احمدیت کی خدمت میں بڑے شوق اور ذوق سے حصہ لینے لگی ہیں۔ اور تعلیم کے حصول میں بھی ان کا قدم تیزی کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے۔ عورتیں گو تعداد کے لحاظ سے کسی جماعت یا سوسائٹی کا نصف حصہ ہوتی ہیں مگر اس لحاظ سے کہ ان کے ہاتھ میں قوم کے نونہال پرورش پاتے ہیں اور اگلی نسل کی ابتدائی باگ ڈور ان کے ہاتھ میں ہوتی ہے ان پر ایک طرح سے مردوں کی نسبت بھی زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ماؤں کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔ اس سے صرف یہی مراد نہیں کہ بچے ماؤں کی خدمت کا ثواب حاصل کر کے اپنے لئے جنت کا دروازہ کھول سکتے ہیں۔ بلکہ اس میں یہ بھی لطیف اشارہ ہے کہ ماؤں کی اچھی تربیت کے نتیجہ میں ساری قوم کا قدم ہی جنت کی طرف اُٹھ سکتا ہے۔

پس میں لجنہ کی ممبرات کو جو ہماری بہنیں اور بیٹیاں ہیں نصیحت کرتا ہوں کہ وہ آئندہ پہلے سے بھی زیادہ ذوق و شوق سے کام لیں اور دین کی خدمت کا ایسا نمونہ دکھائیں۔ جو یقیناً عدیم المثال ہو۔ عورت ایک بڑی عجیب و غریب ہستی ہے۔ ایک طرف وہ اپنے حسن تدبر اور خدمت اور محبت کے ذریعہ اپنے خاوند کا گھر اس کے لئے جنت بنا سکتی ہے۔ اور دوسری طرف وہ اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کی اچھی تربیت کر کے جماعت کی عالی شان خدمت سرانجام دے سکتی ہے۔

مجھے یہ خوشی ہے کہ جماعت میں مستورات کے اندر تعلیم کے لحاظ سے بہت بیداری پائی جاتی ہے۔ مگر میرا یہ احساس ہے خدا کرے کہ وہ غلط ہو کہ ابھی تک جماعت کی مستورات کو تبلیغ کی طرف اتنی توجہ نہیں جتنی کہ ہونی چاہیئے۔ اگر احمدی عورتیں تعلیم کی طرح تبلیغ کی طرف بھی زیادہ توجہ دیں تو خدا کے فضل سے ان کے ذریعہ بہت جلد بھاری تغیر پیدا ہو سکتا ہے۔ میری دعا ہے کہ لجنہ اماء اللہ جلد تر اس مقام کو حاصل کر لے جس میں وہ نہ صرف تعلیم کے میدان میں بلکہ تبلیغ اور تربیت کے لحاظ سے بھی ایک مثالی تنظیم بن جائے۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔ اور انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔

خاکسار:- مرزا بشیر احمد
ربوہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۶۲ء

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع سے

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کا خطاب

روحانیت اور بشریت

مورخہ ۲۰ اکتوبر کو حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع سے خطاب فرماتے ہوئے جو تقریر فرمائی اس کا مکمل متن مع آپ کے تحریر فرمودہ نوٹ کے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

نوٹ:- خواب میں روحانیت و بشریت کے متعلق پہلے دو چار فقرے تو قریباً بالکل وہی ہیں جو میں نے خواب میں ابتداء میں بولے۔ بقیہ آنکھ کھلنے پر جو تاثر تھا اور جو نفسِ مضمون اور مفہوم میرے دماغ میں گھوم رہا تھا اس کو مختصراً آپ لوگوں کو مخاطب کر کے اس وقت تحریر میں لا کر پیش کیا ہے۔ مبارکہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک سال کے بعد آپ سب پھر ایک نیک مقصد کے مدنظر یہاں جمع ہیں خدا تعالیٰ اس اجتماع کو ہمیشہ کی طرح بھی بابرکت بنائے۔ اور آپ لوگ گزشتہ سال سے بڑھ کر اپنی کارگزاریوں اور ترقیوں کو پیش کریں۔ مومن کا ہر قدم آگے بڑھنا چاہیئے پیچھے کو ہٹنا زوال کی نشانی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہمیشہ محفوظ رکھے۔ آمین

اس کے بعد چند الفاظ اور سن لیں۔ ستمبر کے آخری ہفتہ میں میں نے خواب دیکھا کہ ایک جنرل مرچنٹ کی دوکان ہے۔ اس شخص کا نام صوفی ہے۔ دوکان چھٹی کی وجہ سے بند تھی مگر وہ شخص پشت کا ایک دروازہ جو اس کے گھر کی جانب کھلتا ہے کھول دیتا ہے اور کہتا ہے کہ ادھر سے آئیں۔ آپ کے لئے دوکان کھلی ہے۔ ایک عزیزہ جو ساتھ تھے انہوں نے مجھے کہا کہ یہ شخص احمدی ہے۔ پھر کہا کہ احمدیت کی سچائی تسلیم کر چکا ہے۔ مگر ابھی بیعت نہیں کی۔ میں نے اس شخص صوفی سے کچھ اس طرح تبلیغی رنگ میں بات شروع کی کہ اس کو اپنی دو انگلیاں بالکل ایک دوسری سے پیوست کر کے دکھائیں اور کہا کہ بشریت اور روحانیت اس طرح دو آپس میں جڑی ہوئی انگلیوں کی طرح ہیں اور ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ جس ایک کی بھی طاقت بڑھتی گئی۔ وہ دوسری کو اپنے قابو میں کرے گی۔ اور مغلوب کا زور ٹوٹ جائے گا۔ ہر انسان یہ جسم مادی اور ایک روح مل کے پیدا ہوتا ہے۔ بشریت کے تقاضے اس جسم خاکی کی ضروریات اور اس کی ہر قسم کی مانگ کو پورا کرنے کے ہر وقت خواہاں رہتے ہیں۔ اور ابلیس اسی دروازے سے داخل ہوتا ہے۔ لیکن روح کی پکار ملکِ حقیقی کی جانب رجوع کا تقاضا کرتی رہتی ہے۔ اگر انسان بشریت کے تقاضوں کے پیچھے لگ کر ان کے پورا کرنے میں ہی محو ہو جائے اور روح کی آواز کی جانب توجہ نہ دے تو روح آخر کار خستہ ہو کر مردہ ہو جاتی ہے۔ نفس لوامہ بھی ہار کر بیٹھ جاتا ہے۔ لیکن اگر روح کو طاقت بخشی جائے اور بشریت کا اس پر غلبہ نہ ہونے دیا جائے تو روحانیت بڑھتی اور بشریت کو کنٹرول میں رکھ کر انسان کو انسان بناتی اور سیدھی راہ پر چلاتی ہے۔ اسی لئے انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ کی جانب سے آتے رہے ہیں۔ کہ انسان کو محض بشریت کی حد تک نہ رہنے دیں۔ بلکہ اس کی اصل جو روح ہے اس کا نور بڑھائیں۔ اور راہ راست دکھائیں۔ انہوں نے روح کی روشنی اپنی تعلیم اور نمونہ سے دکھائی۔ اور بتایا کہ انسان صرف اس جسم خاکی کو پالنے اور اسی جسم کے متعلق خواہشات پوری کرنے کو دنیا میں نہیں آیا بلکہ ایک روح اس کو بخشی گئی جس کا اصل مقصد خالق و مالک کی جانب محبت و عشق کے ساتھ پرواز کرنا ہے۔ اور بشریت کو اپنے تابع رکھ کر اعتدال کی راہ پر چلانا۔ اگر یہ تعلیم یہ روشنی جس کا کامل و اکمل نمونہ ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں نہ آتی تو کیا تھا۔ تمام انسان جانوروں سے بدتر ہوتے کیونکہ اس مادی جسم کی پرورش اور اس کی خواہشات کی تکمیل میں زیادہ سے زیادہ انہماک کے ساتھ رہنے سے روح کی صحیح پکار کو پس پشت ڈالتے رہتے اور پھر نتیجہ یہ کہ بشریت بہیمیت میں تبدیل ہو کر رہ جاتی۔ پس ہم اگر روحانیت کو طاقت دیں گے تو یہ "بشریت" بھی مبارک و مقدس بن جائے گی۔ اس کی

(باقی صفحہ [illegible] پر)

علاقہ بہار کی جماعتوں کا تبلیغی و تربیتی دورہ

از مکرم مولوی عبدالحق صاحب فاضل مبلغ مظفر پور

مرسلہ نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان

(قسط ۲)

جمشید پور

سترہ ستمبر کو مبلیہ سے جمشید پور پہنچا احباب جماعت سے ملاقات ہوئی۔ دوران قیام میں بعد نماز فجر بخاری شریف کا درس دیتا رہا۔ اور انفرادی تبلیغ کے علاوہ جماعت کے تربیتی امور سرانجام دیئے۔ نماز جمعہ مکرم ظہیر الدین صاحب کے مکان پر ادا کی گئی۔ اور احباب کو جماعتی تعلیم کے استحکام کی تاکید کی گئی۔

9/62 ۲۲ کو بھی مکرم ظہیر الدین صاحب کے مکان پر ایک تربیتی اجلاس زیر صدارت مکرم سید محمد سلیمان صاحب پراونشل امیر ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار نے احباب جماعت کو مخاطب کیا اور ایک احمدی کا مقام اور خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں پیش کرنے کے موضوع پر تفصیل سے باہمی ہمدردی، صداقت، امانت، دیانت، چندہ جات کی اہمیت، جماعتی نظام کے احترام کے متعلق بتایا محترم صدر صاحب کی مختصر تقریر کے بعد دعا کے ساتھ اجلاس ختم ہوا۔

9/62 ۲۳ کو مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام ایک اجلاس زیر صدارت مکرم سید محمد احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ہوا جس میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد " خدام کی ذمہ داریاں " کے عنوان سے ایک گھنٹہ تک خدام کو خطاب کیا بعدہٗ صدر صاحب کی تقریر ہوئی اور اجلاس دعا کے ساتھ برخاست ہوا۔

9/62 ۲۴ کو مکرم سید احتشام الدین صاحب کی معیت میں ایک غیر مبائع دوست کے مکان پر پہنچا تاکہ ان کے شکوک رفع کئے جا سکیں۔ یہ ایک ضعیف العمر دوست ہیں۔ انہوں نے پہلے زبانی مذاکرہ شروع کیا اور پھر لاہور کے مطبوعہ بعض کتب لے آئے۔ ہر سوال کا جواب تفصیل سے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے دیا گیا۔ کئی گھنٹے کی بات چیت کے بعد جب کوئی اعتراض باقی نہ رہا تو اس دوست نے سکوت اختیار کر لیا۔

موسی بنی مائینز

۲۵ ستمبر کو خاکسار موسی بنی مائینز پہنچا۔ رات کو مسجد احمدیہ میں ایک تربیتی اجلاس ہوا کہ جس میں تلاوت قرآن کریم کے علاوہ اردو اڑیہ کی نظمیں پڑھی گئیں۔ کثیر تعداد میں احمدی مردوں اور عورتوں نے شرکت کی۔ خاکسار نے ڈیڑھ گھنٹہ تک احباب جماعت کو جماعتی تربیتی و اصلاحی امور کے موضوع پر خطاب کیا۔ بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔

۲۶ ستمبر بخاری شریف کا درس دیا اور انفرادی تبلیغ کی گئی۔

۲۷ ستمبر کو ایک اجلاس مسجد احمدیہ میں زیر صدارت شری رنگم ریڈی صاحب بی جو موسی بنی مائینز کے ایک مشہور لیڈر ہیں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد اردو اور اڑیہ میں نظمیں پڑھی گئیں اور مکرم مولوی محسن خان صاحب مبلغ موسی بنی مائینز کی تقریر "سیرت طیبہ آنحضرت صلعم" کے موضوع پر ہوئی۔ اس تقریر کے بعد تعلق باللہ و شفقت علی خلق اللہ کے موضوع پر میری تقریر ہوئی جو سوا گھنٹہ جاری رہی۔ جس میں جملہ مذاہب کے لٹریچر کے حوالہ جات دے کر مضمون پر روشنی ڈالی گئی۔ میری تقریر کے بعد صدر جلسہ نے حاضرین کو خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ یہ منافرت جو موجودہ دور میں مختلف فرقوں اور جماعتوں میں پائی جاتی ہے۔ یہ صرف جماعت احمدیہ کے ذریعہ ہی دور ہو سکتی ہے۔ کیونکہ یہ جماعت بغیر کسی مذہبی تفریق کے سب کو ایک سٹیج پر جمع کر رہی ہے۔ دنیا کی ابتر حالت کو دیکھ کر پرماتما نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے روپ میں اپنا اوتار اور رہنما بھیجا۔ بے شک ابھی یہ جماعت چھوٹی ہے لیکن نیکیوں کی جماعتیں شروع میں بڑی نہیں ہوا کرتیں۔ آخر میں محمد ابراہیم صاحب نائب صدر نے صدر اجلاس و حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ بعد دعا اجلاس بخیر و خوبی ختم ہوا۔

۲۸ ستمبر کو خطبہ جمعہ میں خاکسار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَ یَدِہٖ

کی وضاحت کی اور اس کی تشریح کر کے اس پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی۔

بعد نماز مغرب ایک تربیتی اجلاس ہوا جس میں تلاوت قرآن کریم کے بعد اردو اور اڑیہ زبان میں نظمیں پڑھی گئیں ازاں بعد خاکسار نے افراد جماعت اور "جماعت احمدیہ کی مالی ذمہ داریاں" کے موضوع پر خطاب کیا۔ تقریر ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی۔ میری تقریر کا اڑیہ زبان میں خلاصہ مکرم مولوی محسن خاں صاحب نے بیان فرمایا۔ اور بعد دعا جلسہ ختم ہوا۔

موسی بنی مائینز میں جماعت کی ایک اچھی قابل دید مسجد ہے کہ جس کے ساتھ ہی دار التبلیغ اور مبلغ کے کوارٹر ہیں جماعت کے جملہ افراد نے تعاون عمومی کیا مکرم محمد ابراہیم صاحب نائب صدر اور مکرم مولوی محسن خاں صاحب مبلغ نے خاص تعاون فرمایا۔ اللہ تعالیٰ انکو جزائے خیر دے۔ آمین۔

جمشید پور

موسی بنی مائینز سے ۲۹ ستمبر کو پھر جمشید پور پہنچا۔ جماعت نے ۳۰ ستمبر کو ایک تبلیغی جلسہ بستی غیر درس میں منعقد کرنے کا انتظام کیا۔ جلسہ کے شروع ہونے سے قبل ایک مسلمان دوست (جو احمدی نہیں ہیں) کی مجلس میلاد میں شرکت کر کے سیرت النبی صلعم کے موضوع پر مختصر تقریر کی۔ جلسہ پونے سات بجے زیر صدارت مکرم سید محمد سلیمان صاحب پراونشل امیر شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد میری تقریر بعنوان رحمۃ للعالمین ہوئی۔ جلسہ گاہ میں کافی وسعت تھی لیکن حاضری اتنی ہوئی کہ کثیر تعداد کو کھڑے ہو کر جلسہ کی کارروائی سننی پڑی۔ صدر جلسہ نے آخر میں حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔

جمشید پور کی جماعت میں مکرم سید محمد سلیمان صاحب پراونشل امیر، مکرم سید محمد احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ، مکرم سید حمید الدین صاحب سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ نے خاص تعاون کیا۔ دیگر احباب و خدام نے بھی ان جلسوں کی کامیابی میں حصہ لیا۔ جزاھم اللہ خیرا۔

پکوڑ

۲ اکتوبر کو خاکسار مکرم سید محمد سلیمان صاحب پراونشل امیر کی معیت میں پکوڑ پہنچا۔ شیخ محمد حنیف صاحب بی۔ اے صدر جماعت سٹیشن پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ ان سے مل کر ان کے گھر گئے۔ اور انفرادی تبلیغ و تبادلہ خیالات کا سلسلہ شروع ہوا۔ پکوڑ کا مقام اس لحاظ سے تاریخ احمدیت میں یادگار ہے کہ اس جگہ ایک مشہور مناظرہ حضرت مولوی عبد الغفور صاحب اور غیر احمدی مولوی محمد یوسف صاحب کے مابین ہوا اور مکرم مولانا محمد سلیم صاحب بھی اسی سلسلہ میں یہاں آئے۔ انہی ایام میں ایک دوست شیخ عبد المجید صاحب نے قادیان پہنچ کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک پر بیعت کر لی۔

تین سال قبل مرکز کی ہدایت پر میں پکوڑ پہنچا۔ شیخ عبد المجید صاحب نے بتایا کہ ایک غیر احمدی مولوی امین الرحمٰن صاحب مناظرہ کا چیلنج دے رہے ہیں۔ تاریخ کی اطلاع شیخ صاحب کو قبل از یں کر دی گئی تھی۔ اور مولوی صاحب کو شیخ صاحب نے بتا دیا تھا لیکن اس تاریخ پر جب میں پہنچا تو مولوی صاحب پکوڑ سے غائب ہو گئے۔ شیخ صاحب نے جلسہ کا انتظام کیا۔ کثیر ساکنین پکوڑ نے شامل ہوئے میں نے تقریر کے شروع میں کہا تھا کہ

"اے ساکنین پکوڑ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک خادم آیا ہے تا موعود آخر الزمان کا پیغام پہنچا دے لیکن تم محض تعصب کی بنا پر اس کی باتیں سننے کو تیار نہیں ہو تم نہیں سننا چاہتے تو نہ سنو۔ لیکن میں پکوڑ کے ہر ایک کو اس کے درختوں کو اس کے گلی کوچوں کو اور اس کی فضاء کو خدا کا پیغام پہنچا کر جاؤں گا اور مجھے یقین ہے میری آواز صدا بصحرا ثابت نہیں ہو گی بلکہ ایک عظیم الشان نتیجہ پیدا کرے گی"۔

آج اسی پکوڑ میں وہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خدام میں ہے اور چیلنج دینے والے مولوی صاحب ناگفتہ بہ الزامات کے تحت بستی سے نکال دیئے گئے۔

پکوڑ میں شیخ محمد حنیف صاحب استاد ایک ہیڈ مولوی تھے۔ موصوف کی تحریک پر

بقیہ صفحہ ۶:-

ہدایت الٰہی اور بے لگام چھوڑنے سے ہم انسان انسان نہیں رہتا اور جو خدائے کریم کا منشائے خلق تھا اس کو پیدا کرنے کے ناقابل ہو جاتا ہے۔

یاد رہے کہ اگر روحانیت ہمارے ذرہ ذرہ میں سما گئی تو پھر بشریت بھی نعمت ہے لیکن اگر بشریت ہی حاوی ہو گئی تو روح کمزور ہو کر رفتہ رفتہ ایک بے کار ناقص اور ناپاکی سے آلودہ چیز ہو جائے گی۔ ہماری تو خصوصاً توجہ اس طرف چاہیئے کہ روحانیت کو ترقی دیں۔ کیونکہ اب جب آج کا ہر دن ہم نے دوبارہ تازہ ترین ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے شناسا اور آپ کے وجود میں وہی جلوہ دیکھا یہ اللہ تعالیٰ کا خاص احسان تھا وہ جو اپنے بندوں کو کبھی بھولتا نہیں۔ مگر ہمارا یہ فرض ہے کہ شکرگزار بندے بنیں اور دعا کرتا ہے، ذکر الٰہی سے، محبت الٰہی سے اپنی روح کو زیادہ سے زیادہ جلا بخشنے میں کوشاں رہیں۔ کہ ہماری روحانیت بشریت پر حاوی رہے اور ہماری بشریت بھی ایک بہت نیک نمونہ خلق خدا کے لئے بن جائے۔ خدا نہ کرے کہ جب ہماری واپسی کا وقت آئے تو ملک الموت بجائے اس الماس بے بہا اور نور خالص کے جو ہم کو سونپا گیا تھا۔ ہمارے مالک ہمارے خالق کے حضور میں ایک زنگ آلودہ بے کار لوہے کا ٹکڑا پیش کر دے۔ جس کو بھٹی میں ڈالے بغیر چارہ نہ ہو بجز اس کے کہ خدائے کریم و رحیم غفور و حقیقی رکی خاص رحمت ہو جائے۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ بار بار ماہر دمیں، ہر سانس کے ساتھ ہے اور اپنا عشق و روحانیت، ایمان و عرفان عطا فرمائے۔ آمین۔ (مسبار کہ م)

مولوی صاحب کے گھر پہنچے اور تبادلہ خیالات شروع ہوا۔ وفات حضرت مسیح علیہ السلام صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اجرائے نبوت کے موضوعات پر تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ مولوی صاحب ایک موقف پیش کرتے پھر دوسرا پھر تیسرا آخر میں سب سے انکار کر دیتے۔

۳ ر اکتوبر کو مکرم شیخ عبد المجید صاحب کے مکان پر ایک جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد میری تقریر ہوئی۔ جو سیرت النبی صلعم اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر تھی۔ تقریر دو گھنٹے جاری رہی اور صدر اجلاس مکرم سید محمد سلیمان صاحب نے دعا کے بعد جلسہ کی کارروائی ختم کرائی۔

دھرگاؤں ۴ ر اکتوبر کو خاکسار کچور سے دھرگاؤں پہنچا۔ یہاں جماعت احمدیہ کے ایک مخلص دوست مکرم عبد المجید صاحب انصاری ہیں۔ یہاں کی اکثریت ہندو مذہب سے تعلق رکھتی ہے۔ ایک دن انفرادی تبلیغ کا کام کیا گیا۔ اور ۶ ر اکتوبر کو تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا۔ جلسہ میں ہندو مسلم اہالیان نے کثرت سے شرکت کی۔ جلسہ میں میری تقریر موعود اقوام عالم کے عنوان پر ہوئی جس میں جملہ مذاہب کی کتب سے حوالہ جات پیش کرکے روشنی ڈالی گئی۔ یہاں دو دوست جماعت میں شامل ہوئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اللہ تعالیٰ ان کو استقامت دے۔ آمین۔

۷ ر اکتوبر کو الیس مظفر پور پہنچا۔ میری عدم موجودگی میں محترم ڈاکٹر سید منصور احمد صاحب اور ان کے صاحبزادے مکرم سید داؤد احمد صاحب نے میرے اہل و عیال کا ہر طرح خیال رکھا۔ اور بچی کے علیل ہونے پر علاج فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

بیعتیں بزرگان کرام و احباب جماعت اور اور دیشان حضرات کی دعاؤں سے اس دورہ میں بیس افراد جماعت میں داخل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو استقامت دے اور ان کے اقرباء کو بھی قبولیت حق کی توفیق دے آمین۔ خاکسار عبد الحق مبلغ سلسلہ مظفر پور بہار

دعائے نعم البدل

میرے چھوٹے بھائی چوہدری ارشاد اللہ صاحب جو پانچ سال سے اپنے گاؤں موہلکی ضلع گوجرانوالہ کی نہر میں ڈوب کر انتقال کر گئے تھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں جگہ دے اور عزیز ارشاد احمد کو نعم البدل سے نوازے جو نیک صحت و عمر اور برکت والا ہو۔ آمین۔

خاکسار محمد عبد اللہ ... قادیان

ربوہ میں خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا ایمان افروز خطاب اور مجلس کے ہال کے سنگِ بنیاد کی تقریب

ربوہ مورخہ ۱۹ ر تا ۲۱ ر اکتوبر یہاں مجلس خدام الاحمدیہ کا اکیسواں سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ مورخہ ۱۹ ر اکتوبر کو نماز جمعہ کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے خدام کو افتتاحی خطاب سے نوازا۔ اور پرسوز اجتماعی دعاؤں کے ساتھ افتتاح فرمایا۔ گذشتہ سال کی طرح امسال بھی اجتماع محلہ دار الرحمت شرقی اور محلہ دار البرکات کے مقام القصائی پر منعقد ہوا۔ جس میں پہلے روز ۲۴۲ مجالس کے ۱۲۰۵ خدام نے شرکت کی۔

افتتاحی اجلاس افتتاحی اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ عہد دہرانے کے بعد محترم سید داؤد احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے سال بھر کے کام پر طائرانہ جائزہ کی شکل میں سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ یہ رپورٹ بفضلہ تعالیٰ بہت معلومات افزاء اور خوش کن تھی۔ آخر میں آپ نے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی سے سالانہ اجتماع کا افتتاح فرمانے کی درخواست کی۔

ایمان افروز خطاب حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے ناسازیٔ طبع کے باعث کرسی پر بیٹھ کر ہی خدام کو ایمان افروز اور روح پرور خطاب سے نوازا جس میں آپ نے انہیں ان کے مفوضہ فرائض کے متعلق بیش بہا قیمتی اور زریں ہدایات دینے کے علاوہ روحانی اور اخلاقی ترقی کے ضمن میں انہیں خاص طور پر تین امور کی طرف توجہ دلائی۔ ان میں سے سب سے پہلے آپ نے خدا تعالیٰ کے ساتھ ذاتی رابطہ اور تعلق پیدا کرنے اور اس کے ساتھ اس طرح چمٹے رہنے کی تلقین فرمائی جس طرح ایک بچہ اپنی ماں کے ساتھ چمٹا رہتا ہے۔ اس ضمن میں آپ نے فرمایا کہ نمازوں کی پابندی اور نمازوں میں خشوع و خضوع کے ساتھ دعاؤں کی عادت پیدا کرنا کامیابی کی کلید ہے

دوسرے آپ نے نظام کا پورا پورا احترام کرنے اور اپنے عمل سے اس کا ثبوت دینے کی اہمیت پر زور دیا اور اس ضمن میں فرمایا کہ جس نظام کے ساتھ تم لوگ پڑے گئے ہو یعنی جماعت احمدیہ کا الٰہی نظام جو دنیا میں نیکی کو ترقی دینے اور اسلام کو غالب کرنے کے لئے خدا کی طرف سے پیدا کیا گیا ہے اس کی اعانت اور مدد کے لئے ہر فرد اپنی حیثیت کے مطابق اپنی آمدنی میں سے یا اگر تم طالب علم ہو تو اپنے جیب خرچ میں سے چندہ دیتے رہو جو شخص احمدی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور پھر اسلام کی اعانت میں کوئی عملی قدم نہیں اٹھاتا وہ اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے اور خدا کے سامنے جوابدہ ہوگا۔

تیسری بات جس پر حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے خاص زور دیا وہ اپنے اندر سچ بولنے کی عادت اور اپنے اعمال میں دیانتداری کی روح پیدا کرنا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ دونوں اخلاق انسان کا بہترین زیور ہیں اور ایسا انسان خواہ امیر ہو یا غریب، کمزور ہو یا طاقتور اس کی گردن کسی شخص کے سامنے اور کسی مجلس میں نیچی نہیں ہو سکتی۔ پس ہمیشہ سچ بولو اور صداقت کو اپنا وطیرہ بناؤ اور ہمیشہ دیانتدار رہو۔ اور کسی سے دھوکہ نہ کرو۔ اور خیانت سے یوں بھاگو جیسے کہ ایک ہوشمند انسان زہریلے سانپ سے بھاگتا ہے۔

ان زریں نصائح کے علاوہ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے ترقی کے اصول، دینی علوم کی تحصیل اور ان کے تین بنیادی خزانوں، تربیتی اجتماعوں، تقریر و تحریر کے مقابلوں، فیشن پرستی کی وبا سے اجتناب سادہ زندگی، ورزش جسمانی، فرسٹ ایڈ ٹریننگ، خدمت خلق، وقف زندگی، اطفال الاحمدیہ کی تربیت اور فریضہ تبلیغ کے ضمن میں خدام کو نہایت درجہ بیش قیمت ہدایات سے نواز کر انہیں ترقی کی راہ پر گامزن ہونے اور عزم و استقلال کے ساتھ آگے ہی آگے قدم بڑھاتے چلے جانے کی تلقین فرمائی۔ آپ کا یہ روح پرور خطاب حقائق و معارف اور زریں ہدایات و نصائح کا ایک بیش بہا خزینہ تھا۔ اس کا مکمل متن افادۂ احباب کی غرض سے کسی آئندہ اشاعت میں ہدیۂ ناظرین کیا جائے گا۔

اجتماعی دعا

اس روح پرور افتتاحی خطاب کے بعد حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے فرمایا۔ آؤ اب ہم مل کر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر طرح سے مبارک کرے جو مشورے یہاں کئے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان میں برکت ڈالے اور انہیں اسلام اور احمدیت کے لئے مفید اور نتیجہ خیز بنائے اور ہمیشہ ہی ہم کو صراط مستقیم پر گامزن رکھے اور ترقی کی طرف بڑھاتا چلا جائے۔

اس کے بعد حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے ایک پرسوز اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ خدام اور دیگر احباب شریک ہوئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ اجتماع کا افتتاح عمل میں آیا۔

گرافس کی نمائش اس سال سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک سابقہ ارشاد کی تعمیل میں گرافس اور نقشہ جات بھی تیار کئے گئے۔ جن سے ہر شعبہ کی رفتار ترقی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے

اطفال کا اجتماع خدام کے اجتماع کے ساتھ ساتھ حسب سابق اطفال کے اجتماع کا اہتمام بھی کیا گیا جو دفتر خدام الاحمدیہ کے احاطہ میں کیا گیا۔

تین روزہ پروگرام مجوزہ پروگرام کے مطابق تینوں دن خدام نے اجتماعی ورزشوں میں حصہ لیا۔ تحریری و تقریری انفرادی مقابلوں میں شرکت کی۔ علماء کی ایمان افروز اور معلومات افزا تقاریر سنیں۔ باجماعت پنجگانہ نمازوں کے علاوہ اجتماعی رنگ میں نماز تہجد اور اجتماعی دعاؤں کا التزام کیا گیا۔ اس طرح یہ تین دن بڑے ہی پُر لطف ماحول میں گذرے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کا ریکارڈ اجتماع کا دوسرا دن تمام حاضر الوقت خدام کے لئے بڑا ہی مسرت انگیز رہا جبکہ انہیں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ریکارڈ کردہ تازہ پیغام سننے کا شرف حاصل ہوا۔

ایک بابرکت تقریب اس روح پرور پیغام کے بعد دوسرے نمبر پر مجلس خدام الاحمدیہ کے ہال کی تعمیر کا آغاز اور اس کے لئے سنگ بنیاد کی تقریب اس سال کے اجتماع کی خصوصیت تھی۔ چنانچہ اجتماع کے دوسرے روز پانچ بجے شام دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے احاطہ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب

مدظلہ العالی نے ہال کا سنگِ بنیاد رکھا۔ اس موقعہ پر تمام خدام اور اطفال ایک تنظیم کے ماتحت قطار در قطار کھڑے ہو گئے۔ اور تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے علاوہ بقرہ کے ۴ا دیں رکوع کی کی۔ بعدہ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ہال سے متعلق خدام کی ذمہ داریوں کا ذکر کیا۔ اور آخر میں حضرت میاں صاحب سے اس موقعہ پر خدام کو اپنی قیمتی نصائح سے مستفیض فرمانے کی درخواست کی۔

حضرت میاں صاحب مدظلہ کے ارشادات

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے جملہ حاضرین سے خطاب کرتے فرمایا مجھے خوشی ہے کہ مجھ کو اس تقریب میں شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔ ایسی تقاریب جماعتوں اور تنظیموں کے لئے بڑی برکت سعادت اور مضبوطی کا موجب ہوتی ہیں بشرطیکہ اس روح کو سمجھا جائے جو ایسی تقریبوں کے پیچھے کام کر رہی ہوتی ہے۔ جیسا کہ حضرت داؤد احمد نے ایسی کہا ہے اصل چیز ظاہری تقریب نہیں بلکہ وہ روح ہے جو ان کی تہہ میں پوشیدہ ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو قربانی کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا بلکہ تمہارا تقویٰ اس کو پہنچتا ہے پس ایسی تقاریب یقیناً بابرکت ہیں لیکن انہیں برکت سے ہمیشہ ہی بھرپور رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ اس روح کو زندہ رکھا جائے جس کی خاطر یہ منعقد کی جاتی ہیں۔ خدام کو یاد رکھنا چاہیے کہ ان کا یہ دفتر ان کے لئے تاؤ قسم کا ایک مرکز ہے یہ وہ کھونٹا ہے جس کے ساتھ بندھ کر وہ اپنی تنظیم کو اور اپنے کاموں کو زندہ رکھ سکتے ہیں میں امید رکھتا ہوں کہ ہال اور دفتر کی تعمیر خدام میں ایک نئی زندگی دوڑانے کا موجب ہوگی۔ خدام کو میری یہی نصیحت ہے کہ تم اپنی اس تنظیم کو ایک مرکزی کھونٹا سمجھو اور ہمیشہ اس کے ساتھ مضبوطی سے بندھے رہو۔ میری دعا ہے کہ خدام اپنی تنظیم میں منسلک ہو کر اسلام اور احمدیت کے پُرزور شیدائی اور فدائی بن کر رہیں۔ اور آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔ یہاں تک کہ اس مقصد کو پالیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے لئے مقرر فرمایا ہے۔

سنگِ بنیاد رکھنے کا منظر

خدام کو ان زریں نصائح سے مستفیض فرمانے کے بعد حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی محترم سید داؤد احمد صاحب صدر مجلس مرکزیہ کی معیت میں اس جگہ تشریف لے گئے جہاں بنیاد میں اینٹیں رکھنی تھیں۔ سب سے پہلے آپ نے دعائیں کرتے ہوئے پہلے مسجد مبارک قادیان کی وہ دو اینٹیں باری باری بنیاد میں رکھیں جن پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منظوری دیتے ہوئے دعا فرمائی تھی اس کے بعد آپ نے ایک اور اینٹ بنیاد میں رکھی۔ اینٹیں بنیاد میں رکھتے وقت حضرت میاں صاحب نے احباب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ آپ لوگ دل میں دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس بنیاد کو اسلام اور احمدیت اور خدام الاحمدیہ کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے اس کے بعد آپ نے مذکورہ بالا ترتیب کے ساتھ باری باری تینوں اینٹیں رکھیں آپ ہر اینٹ رکھنے کے بعد کچھ دیر اس پر ہاتھ رکھ کر دعا فرماتے تھے اور ساتھ کے ساتھ وہاں موجود ہزاروں احباب اپنی اپنی جگہ دل میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے جاتے تھے۔

جب حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی بنیاد میں اینٹیں رکھ چکے تو آپ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں سے علی الترتیب حضرت حاجی محمد دین صاحب آف تہال ضلع گجرات حال درویش قادیان عمارات۔ حضرت منشی عبدالحق صاحب خوشنویس۔ حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب اور حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی نے بنیاد میں ایک ایک اینٹ رکھی۔ صحابہ حضرت مسیح موعودؑ کے بعد علی الترتیب محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب (جو پہلے مسلسل سال تک مجلس مرکزیہ کے نائب صدر رہ چکے ہیں) محترم جناب سید داؤد احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس مرکزیہ نے ایک ایک اینٹ رکھی۔ آپ کے بعد سب سے آخر میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو نونہال صاحبزادگان مرزا لئیق احمد صاحب سلمہ ابن محترم صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب (بعمر ۴ سال) اور مرزا فرید احمد صاحب سلمہ ابن محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (بعمر ۱۲ سال) شامل تھے اس طرح مجموعی طور پر بارہ اینٹیں بنیاد میں رکھی گئیں۔ بنیاد رکھی جانے کے بعد احاطہ دفتر مجلس خدام الاحمدیہ میں تین بکرے ذبح کئے گئے۔

اجتماعی دعا

سنگِ بنیاد رکھے جانے کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے صدر جگہ پر واپس تشریف لا کر احباب سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا احباب اب مل کر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس بنیاد کو ہر جہت سے حقیقی رنگ میں مبارک کرے اس کے اچھے نتائج ظاہر فرمائے اور اسے مجلس خدام الاحمدیہ اور جماعت کے لئے مضبوطی اور استحکام کا باعث بنائے۔ اس دو بچوں نے بھی بنیاد میں اینٹیں رکھی ہیں۔ ان سے میری تجویز کے مطابق ہی اینٹیں رکھوائی گئی ہیں۔ یہ دونوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتوں کے بچے ہیں۔ میں نے مناسب سمجھا کہ اس بابرکت موقعہ پر معصوم بچوں کے ہاتھوں سے بھی اینٹیں رکھوائی جائیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس بنیاد کو جو صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رکھی ہے اور جس میں معصوم بچوں نے بھی شرکت کی ہے بابرکت کرے اور اس کے نیک نتائج پیدا فرمائے۔

اس کے بعد حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے ایک پُرسوز اجتماعی دعا کرائی۔ جس میں جملہ حاضرین انصار، خدام اور اطفال شریک ہوئے اور اس طرح یہ بابرکت تقریب موجود صحابہ اور ذکرِ الٰہی کے درمیان منعقد ہوئی حتیٰ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں پر اختتام پذیر ہوئی۔

مجوزہ ہال کی عمارت

مجوزہ ہال کا طول و عرض ۶۰ × ۱۲۰ فٹ ہوگا۔ اس کے دونوں طرف گیلریاں بنائی جائیں گی۔ دفتری اور رہائشی ضروریات کے لئے بارہ کمرے اور غسلخانے اس کے علاوہ ہوں گے۔ یہ ہال انشاء اللہ جہاں دیکھنے میں خوبصورت ہوگا وہاں مجلس خدام الاحمدیہ کی ضروریات بھی بڑی حد تک پوری کرے گا۔ ان کا سالانہ اجتماع بھی اس میں منعقد ہو سکے گا۔ نیز چھوٹی چھوٹی کمیٹیاں بھی اس میں کی جا سکیں گی۔ اس پر ڈیڑھ دو لاکھ روپے کے خرچ کا اندازہ ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اس اہم اقدام میں برکت ڈالے اور ہال کی تعمیر جلد از جلد احسن طریق پر پایۂ تکمیل کو پہنچے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان

یہ تقرر مورخہ ۴/۶۵ ء تک کے لئے منظور کیا جاتا ہے۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

ا۔ ریاسی ونشل کشمیر

امیر — بابو تاج الدین صاحب ریٹائرڈ ہیڈ سپرنٹنڈنٹ ویٹرنری خانہ … سرینگر

نائب امیر — بابو غلام رسول صاحب پوسٹ ماسٹر بیجوارہ۔ اننت ناگ

جنرل سیکرٹری — مکرم سعید احمد صاحب ڈار۔ آسنور۔ ڈاکخانہ آبرو بل براستہ شوپیاں۔ اننت ناگ

آڈیٹر — مکرم مبارک احمد صاحب۔ کنی پورہ ڈاکخانہ کولگام

سیکرٹری امور عامہ — مکرم عبدالحمید صاحب ٹاک۔ یاڑی پورہ۔ ڈاکخانہ فرسل براستہ کولگام

〃 تبلیغ و تربیت — 〃 مولوی عبدالواحد صاحب فاضل۔ آسنور اننت ناگ

〃 مال — مکرم عبدالسلام صاحب گنائی۔ رشی نگر۔ ڈاکخانہ رام نگری براستہ شوپیاں۔ اننت ناگ

۲۔ سورب ضلع شموگہ میسور سٹیٹ

سیکرٹری مال و جملہ صیغہ جات — مکرم عبدالرحمٰن صاحب اثاری

۳۔ ہاری پاری گام ضلع اننت ناگ کشمیر

صدر — مکرم غلام احمد صاحب راتھر

سیکرٹری مال — مکرم محمد شعبان صاحب راتھر نمبردار

سیکرٹری امور عامہ و تبلیغ و تربیت } مکرم حاجی ولی محمد صاحب راتھر

۴۔ سندر باری ضلع اننت ناگ کشمیر

صدر — مکرم ماسٹر مظفر خان صاحب۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

گلدستہ جس کے چند پھول مرجھا گئے

از چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی درویش۔ قادیان

(قسط ۷)

(۱۸)

سمندِ تصور جب الٹی زقندیں لگاتا ہوا ماضی بعید کے حدود کو پھلانگتا ہوا گزرتا ہے۔ تو بیسیوں گزرے ہوئے واقعات حافظے کی سکرین پر متحرک نظر آنے لگتے ہیں۔ اور برسوں پہلے کی باتیں آج کی باتیں بن جاتی ہیں۔ اور ہم بیٹھے ہی بیٹھے ماضی کو اپنی گرفت میں لے کر کریدنے لگتے ہیں ـــــ ہمارے ایک بزرگ درویش بھائی کی وفات پر پورے دس سال گذر چکے ہیں۔ لیکن آج بھی ہمارے کان اس آواز سے آشنا ہیں جو ہم پانچوں نمازوں میں سنا کرتے تھے ایسی آواز جو دل کی گہرائیوں سے نکلتی تھی۔ جو خلوص و محبت سے مملو ہوتی تھی اور جو اپنے جواب میں ایک گہرا اثر چھوڑتی تھی۔ جب اذان ہو چکی ہوتی اور نمازی مسجد میں آنا شروع ہو جاتے تو ایک سادہ مزاج انسان۔ ایک سادگی پسند درویش اور ہمارا ایک پرخلوص بزرگ بھائی یوں سمجھ کی سیڑھیاں طے کرتا کہ بڑی سی پگڑی آدھی سر پر اور باقی آدھی کندھے پر لٹکتی اور نیچے سبز معمول پر گرتا ہوئی ہوتی۔ ایک لمبا سا ڈنڈا کھونڈا بغل میں دبایا ہوتا اور دونوں ہاتھوں سے نہ بند تھاما ہوا ہوتا۔ آخری سیڑھی پر چڑھتے تک اپنی کے بندر کی گہرائی تکتیں اور مسجد کے اندر قدم رکھتے ہی نہایت بلند آواز سے اتنی بلند آواز سے جیسے اذان کہی جائے

السلام علیکم

کہتے۔ یہ ہمارے بزرگ بھائی چوہدری محمد عبداللہ صاحب لائلپوری تھے۔ اور محترم تاج الدین صاحب لائلپوری ناظم دار القضا ربوہ کے حقیقی بھائی تھے۔ چونکہ پورے زور کے ساتھ السلام علیکم ان کا امتیاز اور معمول تھا اور دو درویشوں سے اور درویش اُن سے جیسے خلوص و محبت سے پیش آتے تھے اس لئے درویش انہیں ایک جذبۂ محبت کے ساتھ "بابا السلام علیکم" کہا کرتے تھے۔ ہمیشہ خوش و خرم رہتے اور ہر ایک سے خندہ پیشانی کے ساتھ بات کرتے۔ باوجود بڑھاپے کے نماز روزہ کے پابند تھے اور نمازوں میں اولین وقت میں مسجد پہنچ جانے اور اگلی صف میں امام کے پیچھے جگہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے۔ اور اس کے لئے اپنے دلیں کہتے کہ اگر کبھی دیر ہو جاتی اور امام کے پیچھے جگہ پُر ہو چکی ہوتی تب بھی وہ دو نمازیوں کے درمیان گھس جاتے اور اقامت کے بعد جگہ حاصل کر لیتے۔ اگست ۱۹۵۲ء میں بعارضہ بخار بیمار ہوئے۔ بخار اس قدر شدید تھا کہ ۲۴ گھنٹے بیہوشی طاری رہی۔ علاج معالجہ ہوتا رہا مگر اجل کے نامہ بردوں کا راستہ آج تک کس نے روکا ہے! اسی بخار کی حالت میں وفات پا گئے۔

مرحوم کے والد صاحب کا نام چوہدری علی گوہر تھا اور چک ۲۲۲ ج ب ضلع لائلپور کے رہنے والے تھے۔ آپ کا قد میانہ اور رنگ گندم گوں تھا۔ داڑھی حنائی ہوتی تھی۔ حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان مرحوم کے ساتھ وقتاً فوقتاً خوش مذاقی فرمایا کرتے تھے۔ غالباً اس لئے کہ مرحوم قاضی تاج الدین صاحب لائلپوری کے حقیقی بھائی تھے۔ اور مولوی صاحب موصوف اور قاضی صاحب دار القضاء میں اکٹھے کام کر چکے تھے جو اب بھی ایک قادیان میں اور دوسرے ربوہ میں ناظم دار القضاء ہیں۔ مرحوم نے ۰ ۷ سال کی عمر میں ۲۶؍ ۶۲ کو وفات پائی موصی تھے بہشتی مقبرہ کے قطعہ مشہ میں آسودۂ خواب ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔

(۱۹)

عجیب دیوانوں کا گروہ ہے یہ جماعت احمدیہ بھی۔ جس نے سینکڑوں سال پرانی اس ضرب المثل کو بدل کر رکھ دیا کہ "دیوانہ بکار خویش ہوشیار" اور اس کی جگہ یہ ضرب المثل جماعت احمدیہ کی حد تک ایجاد ہوئی ہے کہ "دیوانہ بکار دین ہوشیار" اس لئے کہ یہی الٰہی تقدیر تھی اور یہی خدائی نوشتے تھے کہ مسلمانوں کے اندر ایک چھوٹی سی جماعت پیدا ہو گی کہ جو دین کو دنیا پر مقدم کرے گی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی بیسیوں کتابوں اور ستوں تحریروں اور تقریروں ... ہے ہیں۔ اور ہر غریب و امیر خدا کے فضل سے اس عہد پر قائم ہے اور اپنے عمل سے یہ ثابت کر رہا ہے کہ وہ امن و سلامتی کے مذہب اسلام کو دنیا میں پھیلا کر دم لے گا۔ ہمارا انسان و تخیل حیرت میں ڈوب کر رہ جاتا ہے یہ دیکھ کر کہ ایک شخص جس کی ٹانگیں مفلوج ہیں جس کے عاقد و بازو محض بیکار ہیں جس کے وجود و عدم میں بھی تمیز کرنا مشکل ہے جو چل پھر نہیں سکتا جو اپنی روزی نہیں کما سکتا۔ ایک نہایت چھوٹی سی کوٹھڑی میں اپنی لمبی زندگی اس معذوری کی حالت میں گزار دیتا ہے۔ کوٹھڑی جس کا رقبہ ۳' × ۳' ہے کوئی خدا کا بندہ اسے کچھ دے جاتا ہے تو وہ کھا لیتا ہے۔ کوئی نرم دل انسان نقدی سے اس کی مدد کر دیتا ہے تو وہ نقدی رکھ لیتا ہے۔

لیکن وہ نقدی کو کہاں رکھتا ہے۔؟

اللہ اللہ عجیب عالم ہے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ اس قسم کے معذور لوگ بڑے حرابی ہوتے ہیں۔ وہ گانٹھ کے بڑے پورے ہوتے ہیں۔ انہیں مانگنے اور زیادہ مانگنے کی لالچ ہوتی ہے انہیں جمع کرنے کا جنون ہوتا ہے۔ اور یہ جنون اس حد تک بڑھا ہوا ہوتا ہے کہ وہ اپنے اوپر بھی کچھ خرچ نہیں کرتے صرف جمع کرتے چلے جاتے ہیں۔ اور سینکڑوں، ہزاروں واقعات ایسے پڑھنے اور سننے میں آتے ہیں کہ فلاں مقام پر کوئی فقیر یا معذور مرا تو اس کی گودڑی میں سے اتنے سو روپے نکلے ...!

لیکن جس شخص کا ذکر میں کر رہا ہوں اس کا طریق بڑا عجیب اور نرالا تھا۔ وہ بھی روپے پیسے کو سنبھال کرتا تھا۔ مگر اپنی گودڑی میں نہیں۔ کہیں زیر زمین نہیں۔ بلکہ صدر انجمن احمدیہ کے خزانے میں۔ امانت کے طور پر نہیں بلکہ چندے کے طور پر! میں اسے ایک معذور درویش سمجھا کرتا تھا۔ لیکن اس کی فوتیدگی کے بعد جب مجھے اس کی وصیت کی مسل پڑھنے کا موقعہ ملا تو میرے تعجب کی انتہا نہ رہی۔ مجھ پر گھڑوں پانی پھر گیا۔ یہ دیکھ کر وہ معذور انسان۔ وہ خلوص و ایثار کا پتلا شمس الدین معذور جس کا کوئی ذریعہ آمد نہ تھا جس کی کوئی جائداد نہ تھی۔ جس کا خدا کے سوا کوئی وسیلہ نہ تھا۔ وہ اپنے دل کے اندر اشاعت اسلام کی کتنی تڑپ رکھتا تھا۔ ـــ یوں تو خدا کے فضل سے ہماری جماعت میں بہت سے افراد ایسے ہیں جو ایک وہ آئندہ سالوں کے چندے پیشگی ادا کر دیتے ہیں ـــ لیکن شمس الدین خان صاحب معذور نے نومبر ۱۹۴۲ء میں ہی ۱۹۹۰ء تک کا چندہ ادا کر دیا تھا۔ (لوگ اُسے خدا کے نام پہ دیتے تھے مگر وہ کبھی سوالی نہ ہوتا) اور وہ خدا ہی کے لئے خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرا دیتا تھا۔ میں نے جب مرحوم کی مسل وصیت میں ۱۹۹۰ء کے چندہ کی رسید دیکھی تو ندامت کے ساتھ میرا سر جھک گیا۔

ہمارا یہ بھائی شمس الدین خان معذور سرحد کا ایک جسور پٹھان تھا جس کی جوانی اور بڑھاپا معذوری کی حالت میں ایک چھوٹی سی کوٹھڑی کے اندر گزرا۔ اتنی معذوری کے باوجود وہ کبھی بھکاری یا سوالی نہ تھا۔ والد کا نام شیر خان تھا۔ ستر سال کی عمر میں ۱۱؍ ۵ کو وفات پائی اور قطعہ مشہ بہشتی مقبرہ میں مدفون ہے۔

آج دنیا تعجب کر رہی ہے کہ ایک چھوٹی سی جماعت کے پاس اتنے بڑے ذرائع کہاں سے آ گئے کہ اس کے مبلغین نے آفاق عالم میں ایک غلغلہ برپا کر رکھا ہے جس نے دوسرے ممالک میں سینکڑوں عالیشان مساجد تعمیر کر دی ہیں۔ لیکن دنیا کیا جانے جس جماعت کے شمس الدین خان معذور ۱۹۹۰ء کا چندہ وصیت ادا کر گئے اس کے اندر قربانی کا بے پناہ جذبہ رکھنے والے کتنے آدمی موجود ہیں۔ جو اپنی ضروریات کو نظر انداز کر کے دین کے لئے خرچ کرتے ہیں جو اپنے بچوں کے منہ سے نوالے چھین کر خدا کی راہ میں دے دیتے ہیں۔ اور یوں چھوٹی سی جماعت اپنی منزل مقصود کی طرف رواں دواں ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم شمس الدین خان صاحب کے درجات بلند فرمائے۔

(۲۰)

ہر کسے را بہر کارے ساختند

حضرت بابا محمد احمد خان صاحب عرف مجیبو خان صاحب۔

لدھا سیین ساہب بڑوع ضلع ہوشیارپور کے رہنے والے تھے اور تقسیم ملک سے قبل دار المسیح کے اندر حضرت صاحب کے گھروں میں ایک ڈیوڑھی کے دربان تھے۔ بوڑھے، مخلص اور غریب آدمی تھے لیکن اس غربت پر ہزاروں امیریاں قربان جب اس مقدس ڈیوڑھی کی دربانی نصیب ہو۔ شاید یہی خدمت تھی جس نے حضرت بابا صاحب کو صحابی ہونے کا شرف کے بعد درویشی کی سعادت بھی دی۔ اور آپ تقسیم کے بعد یہیں کے ہو گئے۔ پرانے بزرگ تھے اس لئے نیچے نہیں بیٹھ سکتے تھے۔ چنانچہ مسجد مبارک کے گیٹ کے سامنے درزی خانے والی دوکان میں بیسن کی مٹھائیاں بنا کر بیچا کرتے تھے۔ دعا گو بزرگ تھے ۷۸ سال کی عمر میں ۳۰؍ ۵ کو داعی اجل کو لبیک کہا۔ اور بہشتی مقبرہ کے قطعہ مشہ میں سپرد خدا کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات کو بلند فرمائے۔ (باقی)

وصـــــایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو ضروری تفصیل سے اطلاع دیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

نمبر ۱۳۲۷۷ میں فاطمہ بیگم زوجہ صدیق۔ امیر صدیق علی صاحب قوم موپلا احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۲ء ساکن موگرال ڈاکخانہ خاص ضلع کنانور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۴/۶۱ کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے پاس اس وقت حسب ذیل جائداد ہے:۔

(۱) حق مہر دو ہزار روپیہ جو بذمہ خاوند ہے ۲۰۰۰/۰ روپے

(۲) زیورات حسب ذیل ہے:۔

(۱) کڑے طلائی اندازاً اٹھارہ پاؤنڈ کے قیمت اندازاً ۱۸۰۰/۰ "

(۲) نیکلس طلائی اندازاً چار پاؤنڈ " " " ۴۰۰/۰ "

(۳) کانٹے طلائی اندازاً تین پاؤنڈ کے " " ۳۰۰/۰ "

(۴) انگوٹھی طلائی اندازاً " " " ۲۰/۰ "

(۳) زمین زرعی کی صورت میں میری جائداد قیمتی قریباً ستر ہزار دو سو روپے ۷۰۲۰۰/۰ "

(۴) ایک مکان جس کا نمبر ۱۴۱۴-۴۳۵۶-۴۰۴ (۱۰-۲۳۰، ۱۰-۲۳۰A) ہے

اس کی قیمت اندازاً پندرہ ہزار روپے ہے ۱۵۰۰۰/۰ "

(۵) ایک ٹائل فیکٹری (Islamia Tile Factory (Kasaragod)

میں میرا ۱/۲ حصہ کا share ہے جو دس ہزار روپے کا ہے اور اس کی سالانہ آمد اندازاً پانچ سو روپیہ ۵۰۰/۰ ہے۔

میں نے ان ساری جائداد اور آمد کے ۱/۷ حصہ (ساتواں حصہ کی) وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان پنجاب کرتی ہوں۔ میں اگر اپنی زندگی میں اپنی غیر منقولہ جائداد کا حصہ ادا نہ کر سکی تو میری وفات کے بعد اس کے ۱/۷ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان پنجاب ہوگی۔ مجھے مذکورہ جائدادوں سے جو آمد ہوتی ہے اس کا ۱/۷ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتی رہوں گی۔

اللہ تعالیٰ اس پر قائم رہنے کی توفیق بخشے۔

Fathima Begum

گواہ شد Shure ali

صدیق امیر علی خاوند موصیہ ساکن موگرال کیرلہ

گواہ شد محمد ابوالوفا فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مسلم مشن ویسٹ ہل کالیکٹ ٹیرٹیٹ کالیکٹ ۲۔ کیرالہ ۲۴/۴/۶۱

ضمیمہ وصیت نمبر ۱۳۲۷۷

(1) House in Mangalor Town

(1) House No 1414-4356-404 (10-230, 10-230A)

اس کا رقبہ قریباً پانچ سنٹ ہے۔

(2) Properties in Muttattadi Village Kasaragod Taluq Kerala State

(1) R.S. No 14-9 Arracanut Garden,

اس کا رقبہ ایک ایکڑ ۱۹ سنٹ ہیں۔

(2) R.S. No 30 Jungle (بنجر زمین)

اس کا رقبہ گیارہ ایکڑ ہیں۔

(3) R.S. No 15-1 اس کا رقبہ گیارہ ایکڑ بنجر زمین

(4) R.S. No 10-1 Paddy Field

اس کا رقبہ قریباً دس ایکڑ ہے۔

(3) Property in Kanan Village Kasaragod Taluq Kerala State

		Acre-cents	Paddy	Field
(1)	RS 146-5	0 — 37	"	
(2)	" 144-11	0 — 39	"	"
(3)	" 120-1	2 — 21	"	"
(4)	" " 125-5	0 — 42	"	"
(5)	" " 142-7	0 — 28	"	"
(6)	" " 147-5	2 — 27	"	"
(7)	" " 128-1	0 — 16	"	"
(8)	" " 114-3	1 — 96	"	"
(9)	" " 121-8	0 — 59	"	"
		8 — 65	کل رقبہ	

نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۷ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

میرے وصیت فارم میں ایک گواہ مکرم مولوی محمد ابوالوفا صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ہیں۔ آپ کا مکمل پتہ یہ ہے۔ مکرم مولوی محمد ابوالوفا صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ دارالسلام ویسٹ ہل سکاٹ سٹریٹ کالیکٹ ۔ ۲ (کیرالہ سٹیٹ)

دوسرا گواہ مکرم صدیق امیر علی صاحب ہیں۔ آپ کا پتہ یہ ہے۔ صدیق امیر علی صاحب ڈاکخانہ موگرال VIA کمبلہ۔ کیرلہ سٹیٹ۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے وصیت پر قائم رہنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

C. B. eefathima (دستخط موصیہ بی فاطمہ)

دستخط گواہ اول:۔ محمد ابوالوفا ۱۲/۱/۶۲ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ جماعت احمدیہ کالیکٹ

گواہ دوم:۔

Shm ali Siddique Amirali

P.O. Mogral

نمبر ۱۳۳۲۳ میں محمد عبد اللہ ولد خواجہ عبد الستار صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۶/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

(۱) میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ اس وقت اس مشاہرہ پہ ہے جو صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے مجھے ملتا ہے۔ جس کی مقدار اس وقت مبلغ ۳۵/- روپیہ ماہوار ہے۔ میں اپنی ہر قسم کی ماہوار آمد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری آمد میں آئندہ اگر کوئی کمی بیشی ہو۔ تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کسی قسم کی جائداد پیدا کروں تو اس کے دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

میرے مرنے پر جو جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد اپنے حصہ جائداد کے حساب میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرا دوں تو میرے مرنے کے بعد بوقت حساب مجرا کی جائے گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد محمد عبد اللہ (دستخط محمد عبد اللہ درویش موصی)

گواہ شد ڈاکٹر عطاء الدین عفی اللہ عنہ (دستخط ڈاکٹر عطاء الدین صاحب درویش)

گواہ شد قریشی عطاء الرحمن عفی اللہ عنہ ۱/۶/۶۲ (دستخط قریشی عطاء الرحمن صاحب عفی عنہ) سیکرٹری وصایا وکیل انجمن احمدیہ قادیان۔

موصی صاحبان ـــ اور ـــ فارم اصل آمد

جملہ موصی صاحبان کی خدمت میں فارم اصل آمد برائے سال ۱۹۶۱-۶۲ء ماہ اپریل اور مئی ۱۹۶۲ء میں بھجوائے گئے تھے۔ کچھ موصیوں نے تو فارم پُر کر کے واپس بھجوا دیئے اور ان کی خدمت میں حساب بھی بھجوا دیا گیا تھا۔ لیکن قریباً آدھے موصیوں نے ابھی تک فارم پُر کر کے واپس نہیں بھجوائے جس وجہ سے ان کا حساب انہیں بھجوایا نہیں جا سکا۔ جماعتوں کے صدر صاحبان کی خدمت میں بھی لکھا گیا اور موصیوں کو انفرادی طور پر بھی یاددہانیاں بھجوائی گئیں لیکن انہوں نے سستی سے کام لیا ہے۔ بذریعہ اعلان ہذا درخواست ہے کہ جملہ موصی صاحبان اپنے فارم پُر کر کے جلد واپس بھجوائیں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان پنجاب

بھارت پر چین کے سرحدی جارحانہ اقدام پر

اہالیان قادیان کا پرجوش جلوس اور جلسہ

چینی جارحیت کی مذمت اور ملکی حفاظت کیلئے قربانیوں کی پیشکش

قادیان ۳۰ اکتوبر۔ بھارت پر چینی جارحیت کے خلاف ملک بھر میں جو زبردست جوش و خروش پیدا ہو گیا ہے اس کا ایک خوشکن نمونہ تعالیٰ طور پر قادیان میں بھی دیکھا گیا۔ جبکہ میونسپل کمیٹی کے زیر اہتمام آج گیارہ بجے صبح اہالیان قادیان نے بلا امتیاز مذہب و ملت ایک زبردست شاندار جلوس نکالا یہ جلوس کالج گراؤنڈ سے شروع ہو کر مختلف بیرونی محلہ جات کا چکر کاٹتے ہوئے اندرون حصہ میں آیا۔ اور احمدیہ محلہ میں سے ہوتا ہوا سابق ڈاک خانہ کے قریب جلسہ کی صورت میں ختم ہو گیا۔ دیگر اہالیان قادیان کے ساتھ اپنی روایات کے مطابق احمدیہ جماعت کے افراد نے کثیر تعداد میں جلسہ و جلوس میں شرکت کی۔ چنانچہ جناب ناظر صاحب اعلیٰ اور ایک مخلص جماعت افراد جماعت بڑی سکولوں کے طلباء اور صدر انجمن احمدیہ کے کارکن بھی شامل تھے ایک [illegible] کے ماتحت کالج گراؤنڈ میں پہنچے۔ ان کے ہاتھوں میں رنگا رنگ کے جھنڈے تھے جن پر ملکی اتحاد اور چینی جارحیت کی مذمت پر مشتمل الفاظ تحریر کئے گئے تھے۔ درویشان کے یہ چار گروپ اہالیان قادیان کے بڑے جلوس میں آخر تک شریک رہے۔

ایک بجے کے قریب جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں دیش واسیوں کو ملک کی حفاظت کی خاطر تن من اور دھن کی قربانیاں پیش کرنے کی تحریک پر مشتمل مختلف نظمیں پڑھی گئیں اور ایسی ہی پرجوش تقاریر ہوئیں۔ جناب سردار گوردیال سنگھ صاحب باجوہ نے جلسہ کی صدارت کی۔ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کی طرف سے جناب امیر صاحب مقامی مولانا عبد الرحمن صاحب فاضل نے بھی تقریر کی جس میں آپ نے واضح کیا کہ اب جبکہ ہمارے ملک کو عظیم خطرہ درپیش ہے۔ اور ہماری آزادی پر حملہ کیا جا رہا ہے۔ ہمیں ہر قسم کے اختلافات کو ختم کر کے دیش سیوا کے لئے اکٹھے ہو جانا چاہیئے۔ آپ نے بتایا یہ وقت کام کا ہے باتیں کرنے کا نہیں۔ ہمیں آگے بڑھ کر ہمت سے کام کرنا ہے اور باہمی اتحاد و اتفاق کے ساتھ اس عظیم خطرہ کا مقابلہ کرنا ہے۔ آپ نے کہا کہ اسی اتحاد کی برکت سے ہمارے ملک نے آزادی کی نعمت حاصل کی اور اب جبکہ اس کی آزادی خطرے میں ہے۔ اس عظیم حربہ سے اس خطرہ کو دور کیا جا سکتا ہے اور دشمن کو اپنے ملک کی سرحدات سے باہر بھگایا جا سکتا ہے۔ تقریر کے آخر میں محترم امیر صاحب نے پیشکش کی کہ صدر انجمن احمدیہ کے کارکن پرائم منسٹر کی خواہش کے مطابق اپنی ایک دن کی تنخواہ حفاظتی فنڈ میں ادا کریں گے۔

آخر میں صاحب صدر نے پرزور الفاظ میں اہالیان قادیان کو مالی قربانی پیش کرنے کی تحریک کی۔ اور ساتھ ہی میونسپل کمیٹی کی طرف سے تیار کردہ پروگرام بھی سنایا جس کے تحت ملک دار الیے فنڈ کے نام اپیل کا انتظام کیا گیا ہے۔ مالی قربانی کے علاوہ آپ نے زخمی فوجیوں کی امداد کے لئے خون پیش کرنے کی بھی تحریک کی۔ اس کے لئے بھی متعلقہ مراکز کا اعلان کیا جائے ضرورت کے وقت خون پیش کیا جا سکے۔ جلسہ برخاست ہونے والا ہی تھا کہ ضلع کانگرس کمیٹی کے صدر پنڈت گوکل چند جی بذریعہ جیپ قادیان پہنچے۔ آپ نے بھی جلسہ کو خطاب کرتے ہوئے انہیں جماعت کا اخبار بھیجا من کی اس نعمت ہمارے ملک کو سخت ضرورت ہے۔ ساتھ ہی آپ نے بتایا کہ آپ اپنی امدادی رقوم صرف ایسے افراد اور کمیٹیوں کو دیں جو قابل اعتماد ہوں تا آپ کا روپیہ صحیح مصرف میں آسکے۔ نیز جو خلاف واقعہ افواہیں حکومت کے خلاف اور اقدام سے متعلق اڑائی جا رہی ہیں۔ ان کی مذمت کی اور اس بارہ میں احتیاط کرنے کے متعلق حاضرین کو تلقین کی۔

ایک خصوصی تلقین

قادیان ۲۹ اکتوبر۔ آج بعد نماز مغرب محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے احباب قادیان سے ایک خصوصی خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے فرمایا کہ اس وقت چین نے دھوکہ دہی سے جارحانہ طریق پر ہمارے ملک کی سالمیت کے لئے خطرہ پیدا کر دیا ہے اور ہماری حکومت اس کے دفاع کے لئے مؤثر کارروائی کر رہی ہے اس سلسلہ میں ہمارا یہ فرض ہو جاتا ہے کہ ہم میں سے ہر شخص حکومت کی ہر طرح مدد کرے اور ہر پیسہ سے مدد اور جوان لیفٹ جنگ میں خون دیکر بھی اور دوسرا طریقوں سے دفاعی کام بھی کیا جائے تا ہمارے ملک کو جو خطرہ لاحق ہے وہ دور ہو جائے۔

قادیان کھادی نمائش کا افتتاح

قادیان مورخہ ۲۴ اکتوبر۔ آج یہاں پر کھادی نمائش کا افتتاح شری بھیم سین ڈائرکٹر پنجاب گورنمنٹ نے کیا۔ اس سے پہلے انہوں نے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے حکومت کی طرف سے کھدر کی مصنوعات کو فروغ دینے کی وجوہات اور اس کے فوائد پر روشنی ڈالی۔ اور ملک کی اقتصادی ترقی کے لئے گھریلو صنعتوں کی اہمیت کی وضاحت کی۔ تقریر سے پہلے مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ان کی خدمت میں سلسلہ کا لٹریچر اور اردو لٹریچر پیش کیا۔ جو انہوں نے خوشی سے قبول کیا۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے "پیغام صلح" ہندی کو اسی وقت پڑھنا شروع کر دیا۔ نمائش کے افتتاح کے موقعہ پر ہر طبقہ کے معززین کو دعوتی کارڈوں کے ذریعہ مدعو کیا گیا تھا۔ نمائش چار روز تک رہے گی۔ (نامہ نگار)

اہالیان قادیان کا چین کی جارحانہ کارروائی کے خلاف جلسہ

قادیان مورخہ ۲۸ اکتوبر۔ آج میونسپل ہال میں زیر صدارت سردار گوردیال سنگھ صاحب باجوہ پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی چین کی جارحانہ کارروائی کی روک تھام کے لئے مناسب تعاون و امداد کرنے کے واسطے ایک خصوصی اجلاس ہوا۔ جس میں شہر کے چیدہ چیدہ معززین شامل ہوئے۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے جناب مولوی عبد الرحمن صاحب ناظر اعلیٰ۔ جناب صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ جناب مولوی برکات احمد صاحب راجیکی ناظر امور عامہ اور جناب ملک صلاح الدین صاحب نے نمائندگی کی۔

اس اجلاس میں کئی تجاویز جلسے کرنے اور جلوس نکالنے اور لوگوں میں قومی اتحاد اور ملکی دفاع کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے پاس کی گئیں۔ نیز مالی امداد اور بھرتی وغیرہ کے لئے بھی تجاویز پاس ہوئیں۔ (نامہ نگار)

مندرجہ ذیل احباب کا چندہ اخبار بدر ماہ اکتوبر میں ختم ہے

- ۱۲۸۰ مکرمی میر عبد الجلیل صاحب شوگہ میسور
- ۱۱۳۷ " مولوی سید حسین صاحب کنٹہ آندھرا
- ۱۴۰۹ " سید محمد سلیمان صاحب جمشید پور بہار
- ۱۵۳۴ " مولوی شیخ طاہر الدین صاحب بی اے کیرنگ۔ اڑیسہ
- ۱۸۰۸ " ایس۔ اے کے یوسف الدین صاحب ناسور
- ۲۰۴۹ " خواجہ عبد المجید صاحب پونچھ کشمیر
- ۲۰۶۱ " منیر احمد صاحب کلکتہ۔ بنگال
- ۲۲۵ " ایس ایم لطیف صاحب مانیدور یوپی
- ۲۱۸۵ " محمد خیاب الدین صاحب حیدر آباد آندھرا
- ۱۵۳۹ " عبد الباری صاحب بمبئی۔ بمبئی
- ۱۲۱۵ مکرمی سید غلام مصطفیٰ صاحب مظفر پور بہار
- ۱۳۸۸ " شیخ قاسم داؤد صاحب سہرکر۔ باندرہ بمبئی
- ۴۳۶ " قاضی سید حسین صاحب کلم۔ آندھرا
- ۱۶۱۳ " میر احمد صاحب کانپور۔ یوپی
- ۲۱۱۵ " اسمٰعیل شریف صاحب ساگر میسور
- ۳۰۰ " ملک بشیر احمد صاحب بی اے آرہ۔ بہار
- ۱۲۰۵ مکرمہ سیدہ مہر النساء بیگم صاحبہ بھینسوڑ اڑیسہ
- ۱۵۵۹ مکرمی سید منظور احمد صاحب " "

(منیجر اخبار بدر قادیان)

نہایت ضروری اعلان

حکومت ہند کے اعلان اور مشورہ انجمن احمدیہ کے فیصلہ کی تعمیل میں جو احباب اور جماعتیں انفرادی یا اجتماعی طور پر جنگی فنڈ (سینک سیوا فنڈ) میں چندے دیں ان کی فہرست ساتھ کے ساتھ نظارت ہذا کو بھجوائی جاتی رہے تاکہ اسے بدر میں شائع کیا جاتا رہے۔ ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان